دعوتِ عمل

سورۃ الرعد آیت ۴۰ میں فیصلہ کن ارشاد ہے:

فانما علیك البلاغ وعلینا الحساب۔

"پس تم پر (اللہ کے پیغام) کا (دوسروں تک) پہنچانا لازم ہے اور ہم پر حساب لینا ہے"۔

آیئے!

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تکمیل میں انسانیت کی بھلائی اور اپنی دائمی فلاح کے لئے اللہ تعالیٰ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو دنیا بھر کے لوگوں تک پہنچا دیں۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں اس کا بہترین طریقہ لکھے ہوئے پیغام کو پہنچانا ہے، خواہ وہ کتاب سے ہو یا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے۔ دوسری زبانوں میں اگر تراجم ہو سکیں تو لوگوں کے لئے مزید آسانی ہو گی۔ اگر آپ کی کوششوں سے ایک آدمی بھی راہ ہدایت پا کر جہنم کی آگ سے بچ جاتا ہے تو یہ آپ کو دنیا کے تمام خزانے مل جانے سے بہتر ہے۔

آپ سے اس قلمی جہاد کو سپانسر کرنے کی درخواست ہے۔ ہماری تمام کتابوں سے حاصل کردہ آمدنی قرآن کریم ہی کے متعلقہ علوم پر مزید تحقیق اور اشاعت کے لئے وقف ہے۔ یوں آپ انہیں اپنے لئے خریدیں، دوسروں کو تحفہ میں دیں یا قریبی لائبریریوں میں رکھوائیں۔ ہر صورت میں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔

الداعیان الی الخیر

1۔ سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز) اسلام آباد
2۔ ڈاکٹر اعجاز اکبر خواجہ، لاہور
3۔ میاں وقار یعقوب، لاہور
4۔ حاجی رضا احمد عرف رضائے مصطفےٰ، کھاریاں
5۔ آرکیٹیکٹ جمیل اختر، اسلام آباد
6۔ انجینئر طارق مسعود، لاہور
7۔ محمد اسلم خان، لاہور
8۔ محترمہ فائزہ غزنوی، اسلام آباد
9۔ کرنل (ر) غلام شبیر اعوان، شبیر پٹرولیم، جوہر آباد
10۔ خالد یعقوب، لاہور

دار الحکمت انٹرنیشنل

60-A، ناظم الدین روڈ، F-8/4، اسلام آباد Tel:(+92-51) 2264102-2282058

E.mail: sbmahmood1213@yahoo.com www.darulhikmat.com

قیامت کے متعلق عبرت انگیز پیش گوئیاں

اَلنَّبَاءِ الْعَظِیْمِ

خبردار! قیامت سر پر ھے

WARNING SIGNS ABOUT THE EARTHLY DOOMSDAY

ارضی قیامت سے پہلے کے حالات اور علامات

اٹامک سائنٹسٹ، انجینئر سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز)

النباء العظیم

کتاب	**خبردار! قیامت سر پر ہے**
نفسِ مضمون	قیامت کیوں اور کیسے؟ قیامت سے پہلے کے حالات، وہ علامات جو پوری ہوچکی ہیں اور وہ جو ابھی درپیش ہیں۔ تجزیہ اور تبصرہ
مصنف	اٹامک سائنٹسٹ انجینئر سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز)
پبلیشر	دارالحکمت اعزیخیل، 60-A ناظم الدین روڈ F-8/4 اسلام آباد
ای میل	sbmahmood1213@yahoo.com
ویب سائٹ	www.darulhikmat.com
کمپیوٹر کمپوزر	حافظ محمد ندیم فاروقی، سید نزاکت شاہ

پہلا ایڈیشن	جنوری 2008ء	تعداد	1000
دوسرا ایڈیشن	جنوری 2011ء	تعداد	2000
تیسرا ایڈیشن	مارچ 2011ء	تعداد	1000
چوتھا ایڈیشن	اپریل 2014ء	تعداد	1000
پانچواں ایڈیشن	اکتوبر 2016ء	تعداد	1000

سپانسر، پہلا ایڈیشن	محمد شریف چیمہ ماریہ پرنٹرز
سپانسر، دوسرا ایڈیشن	آرکیٹیکٹ انجینئر جمیل اختر صاحب، اسلام آباد
سپانسر، تیسرا ایڈیشن	کرنل (ر) غلام شبیر اعوان، شبیر پٹرولیم، جوہر آباد
قیمت	60/-

مصنف سے اجازت لے کر تبلیغی مقاصد کے لئے چھاپ سکتے ہیں لیکن کسی
تبدیلی کے مجاز نہیں۔
جملہ حقوق مصنف سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز) محفوظ ہیں۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
باب 1	زمین پر قیامت	7
1.1	کرہ ارض ایک خلائی سفر	8
1.2	کرہ ارض کی ساخت	9
1.3	قیامت کے ممکنات	11
1.4	ارضی قیامت کب اور کیسے آئے گی؟	12
باب 2	قیامت کے قریبی حالات کے متعلق قرآن کریم کی حیرت انگیز پیشگوئیاں	17
2.1	عظیم صنعتی دور کے متعلق پیشگوئی	17
2.2	عظیم خلائی دور (Space Age)	19
2.3	عظیم سائنسی دور	21
2.4	قابلِ غور بات	22
باب 3	قیامت سے پیشتر کے تاریخی حالات (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیشگوئیاں	23
3.1	فتنہ تاتار (منگولوں کے حملے) کی پیشگوئی	23
3.2	نارالحجاز کی پیشگوئی	25
3.3	ابتداء میں مسلمانوں کی فتوحات اور بعد ازاں زوال کے حالات	28
3.4	مسلم اُمہ کی بیچارگی	29
3.5	جنگِ عظیم، ابتری کے حالات اور زلزلوں کی زیادتی	30
باب 4	قیامت کے قریبی زمانہ کے سیاسی، معاشرتی اور صنعتی حالات	33
4.1	قدرتی آفات	33
4.2	دہشت گردی اور نااہل لیڈر	35

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
4.3	معاشرتی ابتری	36
4.4	عیسائی اور مسلمان ممالک کا باہمی اتحاد، تیسرے ملک کے خلاف جنگ اور پھر آپس میں جنگ	37
4.5	مغرب کی طرف آبادی کا انخلاء اور مغربی تہذیب کی تقلید	38
باب 5	**قیامت کے نزدیک دُنیا کے معاشرتی، مذہبی اور معاشی حالات**	40
5.1	عورتوں کے حالات	40
5.2	حلال اور حرام کی تخصیص ختم	41
5.3	مسلمانوں کا یہود اور نصاریٰ کی تہذیب پر چلنا	41
5.4	ہم جنس پرستی کا رُجحان	42
5.5	گانے بجانے کا عام رواج	42
5.6	حیوانی خصلتیں	42
5.7	اچانک اموات اور دہشت گردی	43
5.8	معاشرہ میں شرافت کا خاتمہ اور دولت کی ریل پیل	44
5.9	چرب زبانی سے روپیہ کمایا جائے گا	45
5.10	سود عام ہو جائے گا	45
5.11	مکہ مکرمہ کا پیٹ چاک کیا جانا، عمارتوں کی تعمیر اور بالآخر تباہی	46
5.12	چاند کو پہلے دیکھ لینا	47
5.13	جانداروں کی ہلاکت (ماحول کی خرابی)	48
5.14	وقت کی تیزی	49
5.15	مومنین کے لئے مشکلات	51
5.16	نئے عقیدے اور نئی حدیثیں رائج ہونگی	52
5.17	دُنیا کی مذہبی اور اخلاقی حالت	51

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
5.18	لمحۂ فکریہ	57
باب 6	علاماتِ کبریٰ (قیامت کے بہت قریبی زمانہ کے واقعات)	58
6.1	دجال (Devil King)	60
6.2	حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور	62
6.3	دابۃ الارض	64
6.4	شدید زلزلے	64
6.5	فضائی آلودگی	64
6.6	شہابِ ثاقب کی بھرمار	65
6.7	سورج کا مغرب سے طلوع	65
6.8	صورِ قیامت اور قیامت کا ظہور	65
6.9	یا اولی الالباب	67
6.10	ابھی علاج ممکن ہے	68

باب1

زمین پر قیامت

قیامت ایک لازمی امر ہے۔جدید سائنس بھی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ موجودہ نظام کائنات میں کسی چیز کو دوام نہیں۔ جو پیدا ہوا وہ ضرور مرے گا۔اس قانون کا نام حرارت کا دوسرا قانون (2nd Law of Thermodynamics) ہے۔اسکے مطابق ہر ایک نظام ہر وقت بے نظمی کا شکار ہو رہا ہے۔قیامت بے نظمی کی انتہا ہے۔کرہ ارض کی قیامت کائنات کی قیامت کا ایک حصہ ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس واقعہ سے پہلے زبردست سیاسی اور اخلاقی انحطاط ہوگا۔جہاں تک فرد کا تعلق ہے رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

> **" آدمی کی موت اس کے لئے قیامت ہے۔ اس کے بعد اس پر دُنیا کا دروازہ بند ہوجاتا ہے اور آخرت کا کُھل جاتا ہے"۔(حدیث شریف)**

غرض چھوٹی چھوٹی قیامتوں کا ایک سلسلہ ہے جو کائناتی قیامت میں ختم ہوگا جس کے بعد کچھ نہیں رہے گا۔وہاں سے اللہ تعالیٰ دُنیا کو ایک دفعہ پھر سے پیدا فرمائے گا۔بالکل ایسے ہی جیسے موجودہ کائنات کو تقریباً پندرہ ارب سال پہلے کچھ نہ ہونے سے اچانک ایک دھماکے سے پیدا کردیا۔جسے سائنس دان بگ بینگ (Big Bang) کا نام دیتے ہیں۔بڑی بڑی دُوربینوں (Telescopes) کی ایجاد کے بعد سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ کائنات میں ستاروں اور سیاروں کی قیامت ایک عام سی بات ہے۔ہماری باری کب آتی ہے، یہ دیکھنے کی بات ہے۔

1.1 کرہ ارض ایک خلائی مسافر

قرب قیامت کی نشانیوں پر غور کرنے سے پہلے آیئے! اب ہم اپنے اس چھوٹے سے کرہ ارض کی بات کریں جو ہمارا اپنا گھر ہے۔ چھوٹا ہونے کے باوجود یہ بھی ایک حیرت انگیز نظام کا حصہ ہے۔ اس پر سوار ہم کائنات میں چھ سو میل فی سیکنڈ کے حساب سے جس منزل کی طرف دوڑ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم بے خبر ہیں۔ آج ہم جس جگہ ہیں کل اس سے تقریباً پانچ کروڑ میل پیچھے تھے۔ یعنی ہم سب نہایت تیز رفتار خلانورد ہیں ہمارا ایک اور سفر ہماری کہکشاں (Milky Way) میں بھی ہے۔ شمسی نظام کا حصہ ہونے کی وجہ سے ہم تقریباً دو سو میل فی سیکنڈ کے حساب سے یہاں بھی کسی اور فلکیاتی منزل کی طرف رواں دواں ہیں یعنی کل ہم آج کی جگہ سے کہکشاں میں تقریباً ایک کروڑ ستر لاکھ میل دور جا چکے ہونگے۔

ہماری ایک اور رفتار زمین کے محور کے گرد بھی ہے۔ آج تک جتنے ہوائی جہاز بن چکے ہیں خط استوا پر ان کی رفتار کے مقابلے میں یہ کہیں زیادہ تیزی سے گھوم رہی ہے اس کے علاوہ تقریباً انیس میل فی سیکنڈ کے حساب سے ہم سورج کے گرد بھی چکر کاٹ رہے ہیں غرض ہر آدمی کے اوپر بیک وقت کئی رفتاریں کام کر رہی ہیں۔ پھر اس کائناتی خلا میں ہم اکیلے بھی نہیں۔ بلکہ ہماری کائنات میں ہمارے شمسی نظام کے علاوہ اور بھی اربوں، کھربوں کے حساب سے اجسام فلکی ہیں جو سب اپنی منزل کی طرف گامزن ہیں۔ یوں سمجھئے یہ ایک دوڑ ہے جس میں ان گنت گاڑیاں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ سب کیوں ہے اور یہ کہاں جا رہے ہیں؟ یہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن آپس میں ٹکراؤ کا خدشہ ضرور ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو گیا تو زمین کیا بلکہ پورے نظام شمسی کی قیامت ایک پل بھر کی بات ہوگی۔

1.2 کرہ ارض کی ساخت

کرہ ارض کی قیامت کی ممکنہ وجوہات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی ساخت کو بھی سمجھیں۔اس کا اندرونی حصہ سخت گرم اور انتہائی دباؤ میں ہے اور شائد سارے کا سارا لوہے پر مشتمل ہے۔اس کے نصف قطر کے آدھے حصہ تک جو مادہ ہے اس کی کثافت پانی کی نسبت تقریباً دس گنا زیادہ بھاری ہے۔اس کے بیرونی پرت (Outer Crust) کے اردگرد تقریباً ایک ہزار میل موٹائی کا تقریباً 5.5 گرام فی کیوب سینٹی میٹر کثافت سے بھرپور لاوا لپٹا ہوا ہے اور اس لاوا کے اردگرد تقریباً سات سو میل موٹی پتھروں کی ایک تہہ ہے جس کی کثافت تقریباً 3.4 گرام فی کیوب سینٹی میٹر ہے ان سب سے باہر والا کرسٹ (Crust) یا ٹھنڈا پرت اوسطاً پچیس میل موٹا ہے جس میں پہاڑ میخوں کی مانند گڑے ہوئے ہیں اور سمندر نالابوں کی طرح موجود ہیں۔

سب سے اوپر ایک آدھ میل مٹی ہے جو فرش کی مانند ہے جس پر ہم سب رہتے ہیں اور جو تمام نباتات و حیوانات کے لئے خوراک مہیا کرتی ہے۔زمین کے اوپر ہوائی کرہ ہے جس کی کثافت بلندی کی طرف جاتے ہوئے کم ہوتی جاتی ہے۔ہوا کے مالیکیول تقریباً ایک ہزار میل تک پائے جاتے ہیں لیکن سطح زمین سے تین چار میل اوپر ہوا اس قدر لطیف ہو جاتی ہے کہ انسان کے سانس لینے کے لئے بھی کافی نہیں رہتی لیکن پھر بھی یہ ہوائی کرۂ ہمارے لئے ایک مضبوط چھت کا کام دیتا ہے جو بیرونی دنیاؤں سے آنے والی خطرناک شعاعوں،ذرات اور مادی اجسام کو روک لیتا ہے۔اگرچہ زمین کا مجموعی وزن تقریباً $4x10^{21}$ ٹن یعنی چار کے بعد اکیس صفر ہے۔کششِ ثقل کی وجہ سے یہ سارا وزن اندر کی طرف کھچاؤ میں ہے جس کے نتیجہ میں اس کے اندرونی گودے پر تقریباً چھ کروڑ پونڈ فی مربع انچ دباؤ ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس قدر دباؤ کے باوجود یہ سب نظام حیرت انگیز طریقے سے قائم دائم ہے اور ابھی تک پھٹا نہیں ہے۔

شکل نمبر1: نظام شمسی میں زمین کا مقام اور اس کی ساخت

ھماری زمین شمسی نظام میں واحد ایسا منفرد سیارہ ھے جس پر زندگی پائی جاتی ھے۔ اگر یہ اپنے موجودہ مقام سے تھوڑ اسا بھی ادھر ادھر ھوجائے تو جلد یا بدیر یہ بھی دوسرے سیاروں کی مانند بنجر بے آب و گیاہ ھوجائے گی یعنی زمین ایک انتہائی حساس نظام کے تحت اپنی جگہ قائم ھے اور شمسی نظام کے تمام باقی سیارچے بھی یہ توازن قائم رکھنے میں اسے مدد دے رھے ھیں۔ اپنی ساخت میں بھی زمین باقی تمام سیاروں سے مختلف ھے۔ اس پر تقریباً ایک سو کے لگ بھگ مادی عناصر پائے جاتے ھیں جو ایک منفرد بات ھے۔ یہ اپنے مرکز پر لوھے کے سیال مادہ سے بنی ھوئی ھے جو انتہائی دباؤ کے اندر ھے۔ اوپر کی وہ سطح جس پر ھم رھتے ھیں اس پر پہاڑ اور سمندر قائم ھیں اس کی صرف پچیس تیس کلومیٹر کی موٹائی ھے۔ اس کے نیچے گرم سے گرم تر تہہ در تہہ لاوا ھے جو کبھی کبھی آتش فشاں کے ذریعے ظاھر ھوکر بتاتا ھے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی ساری زمین بھی پھٹ کر تباہ ھوسکتی ھے۔

found.

1.3 قیامت کے ممکنات

زمینی قیامت کی کئی ایک وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً زمین کے کسی خاص حصے پر قیامت تو انسانی ہاتھوں سے بھی آ سکتی ہے۔ اگر ایٹمی جنگ چھڑ جائے تو آج کل انسان کے پاس زمین کو درجنوں بار تباہ کرنے کے لئے مواد موجود ہے۔ اسی طرح انسان سائنس اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے اس کے ماحول کو اتنا آلودہ کر سکتا ہے کہ زمین پر زندگی کے تمام آثار معدوم ہو جائیں گے یا یہ کہ درجہ حرارت اتنا بڑھ جائے گا کہ قطبین اور پہاڑوں پر پڑی برف پگھل جائے گی اور سمندر خشکی پر چڑھ جائے گا۔ انسانی حماقتوں کے علاوہ بے شمار بیرونی اسباب کی بناء پر بھی زمینی قیامت ایک حقیقت ہے۔ فرض کریں آج ایک بڑا شہاب ثاقب، بہت بڑا بھی نہیں بلکہ کوئی دس کیوبک میل کا پتھر زمین سے ٹکراتا ہے تو اس کے تصادم کے اثرات سے تمام ذی روح ختم ہو سکتے ہیں۔

جیسا کہ ہم زمین کی ساخت میں دیکھ چکے ہیں یہ اپنے اندر بھی اپنی تباہی کے سامان چھپائے ہوئے ہے۔ اس کے پیٹ میں ہزاروں ڈگری سینٹی گریڈ کی حرارت پر سخت دباؤ میں پگھلا ہوا مادہ ہے اگر کہیں یہ پھٹ جائے تو فوری قیامت آ سکتی ہے اور یہ سب کچھ اس سرعت کے ساتھ ہوگا کہ کسی کو ہوش بھی نہ ہوگی کہ کچھ کر سکے۔

ایسی کئی وجوہات سے زمین پر جزوی قیامتیں کئی مرتبہ آ چکی ہیں اور سائنسی ریسرچ کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مثلاً آج سے بیس کروڑ سال پہلے سائبیریا کے علاقے میں ہزاروں آتش فشاں پھٹ پڑے اور لاکھوں سالوں تک وہ لاوا، دھواں اور تیزابی گیس فضاء میں بکھیرتے رہے جس کے نتیجے میں اس وقت جو بھی زمین پر رہتا تھا معدوم ہو گیا۔ گویا یہ اس وقت کی قیامت تھی۔ اس طرح کی ایک اور قیامت تقریباً چھ کروڑ سال پہلے بھی آئی تھی جس نے ڈائنوسار (Dinosaur) جیسی عظیم الجثہ مخلوق کو صفحۂ ہستی سے یوں مٹا دیا جیسے وہ کبھی تھی ہی نہیں۔ ڈائنوسار کی تباہی تقریباً دس کیوبک میل کا شہاب گرنے سے واقع ہوئی تھی جس کی طاقت لاکھوں ایٹم بموں سے بھی زیادہ تھی۔ فضاء گرد و غبار سے بھر گئی اور سورج کی روشنی زمین تک پہنچنا بند ہو گئی۔ یوں درجہ حرارت گرتا گیا اور چند صدیوں میں اس ٹھنڈی قیامت نے سب کچھ ختم کر دیا۔

ایسی ہی ایک چھوٹی ٹھنڈی قیامت تقریباً پچاس ہزار برس پہلے بھی آئی تھی۔اس کا آغاز بھی آتش فشاں پھٹنے اور آسمان پر سے شہابوں کے گرنے سے ہوا جس سے زمین پر پہنچنے والی سورج کی توانائی بہت کم ہوگئی اور اس کے اوپر ہر جگہ پانی جم گیا۔نتیجتاً بارش ہونا بند ہوگئی۔تمام طرح کی خوراک کے ذرائع تلف ہوگئے اور کئی طرح کے جاندار ختم ہوگئے۔اس وقت زمین پر ایک انسان نما ،دو پاؤں پر چلنے والی مخلوق (Homoe rectus) بھی رہتی تھی وہ بھی نیست و نابود ہوگئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے زمین کو خالی کروا دیا اور موجودہ انسانیت کا سلسلہ چلا دیا۔غرضیکہ زمین پر جزوی قیامتیں ایک عام سی بات ہے اور معلوم نہیں کہ موجودہ انسانیت کب ان کا شکار ہوجائے۔آخر میں قیامت کبریٰ آخری قیامت ہوگی جس کے ساتھ ہی زمین و آسمان ختم ہوجائیں گے۔(تفصیلات کے لئے مصنف کی کتاب "قیامت اور حیات بعد الموت" دیکھیں)

1.4 ارضی قیامت کب اور کیسے آئے گی؟

جیسے ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ قیامت بڑی ہو یا جزوی قرآن کریم کے مطابق ان سب میں ایک قدر مشترک ہے کہ یہ سب اچانک آتی ہیں۔اسلئے زمینی قیامت آنے کا بھی کوئی نوٹس نہیں دیا جائے گا۔اس کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

" جب یہ واقعہ وقوع پذیر ہوگا تو انسان کے ہاتھ میں کھانے کا جو لقمہ ہے اس کو منہ میں ڈالنے کی مہلت نہ مل سکے گی"۔(صحیح بخاری شریف)

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○

''راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ وہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے
جھگڑوں میں پھنسے ہوئے ہوں گے''۔O(سورۃ یٰسین، آیت 49)

قرآن پاک سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ قیامت آنے میں اب زیادہ وقت نہیں رہا۔ مندرجہ ذیل آیت مبارکہ اس سلسلے میں بہت اہم ہے:۔

**وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌO**

''اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی
چیزیں اور قیامت کا کام ایسا ہوگا جیسے ایک پلک جھپکنا یا اس سے بھی
زیادہ قریب، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''۔O(سورۃ نحل، آیت 77)

سائنسی تخمینہ ہے کہ کائنات کی موجودہ عمر پندرہ ارب سال ہے۔ جس میں ہماری زمین تقریباً ساڑھے چار ارب سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس مدت کے مقابلے میں بقیہ زندگی بہت ہی تھوڑی رہ گئی ہے۔ اسی سلسلے میں جناب ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

**"اِن کو اس دنیا میں آخری پیغمبر کے طور پر مبعوث کیا
گیا ھے اور اب قیامت کی گھڑی اتنی نزدیك ھے جتنی
میری دو انگلیاں ایك دوسری کے نزدیك ھیں"۔**

ہماری زمینی اور شمسی قیامت کے حوالے سے وجہ پریشانی حال ہی میں ہماری کہکشاں کے مرکز میں ایک بڑے بحرِظلمات (Black Hole) کی دریافت ہے۔ اس بحرِظلمات میں مادہ کی مقدار ہمارے دو کروڑ سورجوں کے برابر ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ مہیب دیو شاید بیسویں صدی میں پیدا ہوا ہے اور بڑی رفتار کے ساتھ اپنی قریبی دنیاؤں کو ہضم کرتا جا رہا ہے اور خطرہ ہے کہ کہیں وہ اگلے چند ہزار سال میں وہ ہمارے سمیت ساری کہکشاں کو ہی نہ کھا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہماری قیامت بہت ہی قریب ہے۔ جسکے بعد ہمیں دوبارہ اٹھنے کے لئے حشر تک کا انتظار کرنا ہوگا۔

بہرحال قیامت اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک راز ہے۔ اس راز کو راز میں رکھنا اس کی اپنی مصلحت ہے۔ البتہ ایک پرتجسس محقق اس کی آمد کے بارے میں کچھ اندازے لگا سکتا ہے۔ سائنس دان اس کا اندازہ اپنے مشاہدوں، حساب کتاب اور تحقیق سے لگا رہے ہیں۔ لیکن عام آدمی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن الحکیم میں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں بے شمار شواہد بیان کر دیئے ہیں جن کو سمجھنے کے لئے نہ سائنسدان کا دماغ چاہیے اور نہ ہی صوفی کی بصیرت، بلکہ ایک صاف ذہن چاہیے۔

جب ہم ان پیشگوئیوں کا گزرے ہوئے اور موجودہ زمانہ کے حالات سے موازنہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم قربِ قیامت میں زندہ ہیں اور قیامت آنے میں اب زیادہ وقت باقی نہیں ہے۔ ان میں کئی ایک واقعات اب تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں، بہت سے بیسویں صدی میں منظرِ عام پر آئے ہیں اور اب اکیسویں صدی انہیں پورا ہوتے دیکھ رہی ہے۔ کچھ واقعات ابھی باقی ہیں جو انتہائی قربِ قیامت کی نشانیاں ہیں۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت اب بھی قرآن پاک کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر چلنے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ ہماری ثقافت، عقیدہ یا قوم کچھ بھی ہو سکتی ہے لیکن موت والے معاملے میں ہم سب ایک ہیں۔ کوئی بھی اس سے مبرا نہیں لیکن پھر بھی کچھ لوگ

موت کے بعد زندگی کو کیوں اہمیت نہیں دیتے؟ عجیب بات تو یہ ہے کہ زندگی کے دوران ان کا مرنے کو جی نہیں چاہتا لیکن جو مر جاتے ہیں ان کے لئے کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے۔ حالانکہ سب کی بہتری اسی میں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لا کر اپنے تعصبات سے چھٹکارا حاصل کریں۔ قرآن پاک کی سورۃ الحج میں ارشاد ربانی ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَ النَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ O

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور وہ جو یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی اور آتش پرست ہیں اور جنہوں نے شرک کیا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اوپر گواہ ہے"۔O (سورۃ الحج۔ آیت 17)

قیامت کے متعلق تقدیر کے سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نہایت قابلِ سبق ہے کہ:۔

"قیامت اچھے لوگوں پر نہ آئے گی"۔ (صحیح بخاری)

اس پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر لوگ اسلام کی طرف آجائیں، نیکی کی کوشش کریں، برائی سے رُک جائیں تو یہ تقدیر مؤثر بھی ہو سکتی ہے لیکن افسوس کہ مسلمان دُنیا کو تو کیا سمجھائیں، انہیں کیا سیدھی راہ دکھائیں وہ تو خود کفار، یہود و نصاریٰ کے پیچھے لگ کر تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کاش

کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی بتائی گئی خبروں سے کچھ سبق حاصل کریں اور خود بھی اور دُنیا کو بھی اس تباہی سے بچائیں ورنہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سر پر آ پہنچی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ تقدیر بدلی نہیں جا سکتی تو پھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر کے دینِ آخرت ہی بچائیں۔ اللہ کچھ تو کریں۔

باب نمبر 2

قیامت کے قریبی حالات کے متعلق قرآن کریم کی حیرت انگیز پیشگوئیاں

قرآن کریم اس خالق کائنات کی کتاب ہے، ماضی، حال اور مستقبل جس کی مٹھی میں بند ہیں۔ اس لئے اس میں پیشگوئیوں کا ہونا لازمی امر ہے۔ قیامت، حیات بعد الموت اور جزاء، سزا، جنت، جہنم کے متعلق جتنی تفصیلات آئی ہیں وہ سب مستقبل ہی کا تعلق ہیں۔ جہاں تک عالم شہادت کے متعلق پیشگوئیوں کا تعلق ہے وہ بھی کلام پاک میں کم نہیں۔ اِن میں بہت سی پوری ہوچکی ہیں جو اس کے منجانب اللہ تعالیٰ ہونے کا زندہ معجزہ ہیں۔ ذیل میں ہم انہی میں سے کچھ کا ذکر کر رہے ہیں۔

2.1 عظیم صنعتی دور کے متعلق پیشگوئی

یہ ایک بڑی اہم اور نمایاں پیشگوئی ہے جو قرآن حکیم آخری زمانہ کے متعلق دیتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس وقت کرۂ ارض کے لوگ بہت اونچے پایہ کی تکنیکی مہارتیں حاصل کر چکے ہونگے اور یہ ایک عظیم صنعتی اور سائنسی دور ہوگا۔ ایسے لگے گا جیسے اب انسان سب کچھ کرنے کے قابل ہے۔ استعارہ کے طور پر ارشاد ربانی ہے:۔

حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ
اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَآ اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْنَهَارًا

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ O

"یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگھار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ اب ہم اس پر قادر ہو گئے ہیں۔ تو اس پر ہمارا حکم ہوگا رات میں یا دن میں۔ پس ہم نے اسے ملیا میٹ کر دیا گویا کہ وہ کل تھی ہی نہیں۔ ایسے ہی ہم اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں، غور اور فکر کرنے والوں کے لئے"۔O (سورہ یونس۔ آیت 24)

مشہور جرمن نو مسلم مفکر علامہ محمد اسد (مرحوم) اپنی تفسیر میں اس آیت مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں لوگوں کو اس غلط فہمی پر یقین ہوگا کہ انہوں نے قدرت پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور جو وہ چاہیں کر سکتے ہیں حالانکہ وہ اس حد تک نہ پہنچ پائے ہونگے۔ اس بودی سوچ کے تحت انسان یہ سوچے گا کہ اس نے اپنی مہارت اور صنعت کے زور سے اس کی زینت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس کو بڑا زعم ہوگا کہ وہ اپنی طاقت، عقل، سائنس اور صنعت کی مدد سے سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اصل میں وہ اپنی تباہی کی طرف جا رہا ہوگا۔

بہرحال بیسویں اور اکیسویں صدی کی صنعتی اور سائنسی ترقی اس پیشگوئی کی تفسیر ہے۔ ابھی مزید ترقی کے بھی امکان نظر آتے ہیں۔ سطح ہو یا تری پہاڑ ہو یا غار کوئی ایسا خطہ نہیں رہ گیا جو انسان کی دسترس سے اب باہر ہو۔ دریاؤں کے رخ موڑ دیئے ہیں سمندروں کے آگے بند باندھ دیئے ہیں۔ یوں لگتا ہے انسان نے دنیا کو مسخر کر لیا ہے۔ اب تو اس نے ماحول کو کنٹرول کرنا شروع کر دیا ہے اپنی مرضی سے بارش برسا لیتا ہے اور زمین کے ذرائع کا بھرپور استعمال کر رہا ہے، ریگستانوں کو باغات میں تبدیل کر رہا ہے اور دور دراز علاقوں کو خوبصورت قطعات میں تبدیل کر رہا ہے، اوپر کی فضاء میں اسکی پہنچ ہے چاند پر اترنے کے بعد اس کو آباد

کرنے کی تگ ودو جاری ہے۔ زمین کے لاکھوں میل اوپر اسکے سیٹلائٹ چکر لگا رہے ہیں مواصلات کی ترقیوں سے فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ فضاء میں جزیرے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ایک عام آدمی کو آج جو کچھ میسر ہے وہ پہلے بادشاہوں کو بھی میسر نہیں تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ انسان نے اپنی تباہی کے بھی اتنے ذرائع جمع کر لئے ہیں کہ اسکے ایٹم بم زمین کو کئی بار تباہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ طوفانی ترقی بڑی قابل غور ہے۔ قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت میں جہاں اس دور کی حیرت انگریز ترقی کی خبر دی گئی ہے وہاں اس کمال کے بعد زبردست زوال کی بھی پیش گوئی کر دی گئی ہے۔ چاہیے کہ انسان اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کی معافی مانگتا رہے تا کہ آنے والے عذاب سے بچا رہے۔

2.2 عظیم خلائی دور (Space Age)

ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن پاک میں ایک اور اہم انکشاف یہ ہے کہ آخری دور میں کرہ ارض کے لوگ آسمانوں میں دور دراز تک سفر کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور اتنی مہارت پیدا کرلیں گے کہ وہ دوسری دنیاؤں میں اپنی نو آبادیات بنانے کی تگ ودو میں ہونگے۔ جو لوگ استطاعت رکھیں گے وہ زمین کو چھوڑ کر کائنات کے دوسرے حصوں میں جانے کی تیاری کریں گے۔ ان حالات کی پیش بینی سورۃ الرحمٰن کی درج ذیل آیات مبارکہ میں کی گئی ہے:۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

" اے گروہ جن وانس! اگر تم آسمان وزمین کے کناروں سے نکل
سکتے ہو تو نکل جاؤ لیکن یہ طاقت کے بغیر ممکن نہیں ہوگا O تو تم اپنے
رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے O (جب تم زمین سے باہر
خلائی دنیاؤں میں پناہ کے لئے جاؤ گے تو) تم پر آگ کے انگارے
بھیجے جائیں گے اور پگھلے ہوئے تانبے کی مانند مادہ پھینکا جائے گا پھر
تم اس سے بچ نہ سکو گے" O (سورۃ الرحمٰن۔آیات 35-33)

آج سے کچھ عرصہ پہلے تک قرآن کریم کی ان پیشگوئیوں کا ادراک مشکل تھا لیکن بیسویں صدی کے آخری نصف حصہ میں خلاء کی تسخیر کے سلسلے میں ہونے والی حیرت انگیز ترقی دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہونے والی ہے۔ چاند بیچارے کی حیثیت تو اب دوسرے محلے کی سی ہے۔ انسان اس سے کہیں آگے نکل گیا ہے۔ قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات میں یہ آشکار کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں انسان آسمانی فضاؤں میں نوآبادیاں قائم کرے گا۔ بعض اقوام کی یہ فضائی کامیابی ان کی خلائی جنگوں کے لئے بھی ایک اہم پلیٹ فارم ہوگا۔ ان نوآبادیوں کے مالک وہاں سے زمین پر حکومت کے خواب دیکھ رہے ہونگے لیکن ان کی یہ ساری چالیں مشیت الٰہی کے سامنے بے بس ہوں گی۔ چنانچہ آج کل زمین سے لاکھوں میل اوپر امریکہ ایک خلائی جزیرہ (Space Station) بنانے کے منصوبہ پر کام کر رہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ زمین سے اوپر وہ اس کے لئے پناہ گاہ بھی اور کمین گاہ بھی ہو جہاں سے لوگ آسانی سے اوپر نیچے آجا سکیں۔

جہاں تک فضائی تابکاری اور شعاعوں کا تعلق ہے خلائی مسافر کو آج بھی ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔ سورج سے چھوٹنے والے آگ کے طوفانی گولے بھی ایک مسلسل خطرہ ہیں اس کے علاوہ سورج کے مدار میں اربوں کے قریب چھوٹے چھوٹے شہاب ہیں جو انسانی سیٹلائٹ اور

فضائی مشینوں اور گاڑیوں سے ٹکرا کر انہیں تباہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات کریمہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے خلا کے اندر مزید دور جانے پر یہ خطرات بڑھتے ہی جائیں گے۔

2.3 عظیم سائنسی دور

اوپر دی گئی آیات مبارکہ حیرت انگیز صنعتی ترقیوں کے بارے میں پیش گوئیاں ہیں جن کا آج سے چودہ سو سال پہلے تصور بھی ناممکن تھا لیکن آخری دور میں قرآن حکیم انسان کی حیرت انگیز سائنسی ترقی کی بھی پیشگوئی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں سورہ حٰم سجدہ کی آیت مبارکہ 53 انتہائی قابل غور ہے جس میں بتایا گیا کہ اس وقت تک انسان کائنات اور اپنی تخلیق کے بارے میں بہت کچھ جان چکا ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ شَهِيْدٌ O

"پس عنقریب ہم انہیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں کائنات میں اور خود ان کی ذات میں، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ حق ہے۔ کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر متصرف ہونا کافی نہیں بے شک تمہارا رب ہر چیز پر گواہ ہے"۔ O (سورہ حٰم سجدہ۔ آیت 53)

ساڑھے چودہ سو سال پہلے جب قرآن پاک نازل ہو رہا تھا اس وقت آفاق اور انفاس کے بارے میں انسانی علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ آج جو معلومات ہمیں حاصل ہیں ان کا تصور بھی ناممکن تھا بلکہ اس وقت انسانیت نہایت مہمل لغویات اور توہمات میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس وقت قرآن پاک کا یہ اعلان کہ:۔

"عنقریب ہم انسان پر آفاق اور ان کے نفوس کے
راز ظاہر کر دیں گے"۔

ایک عجیب پیشگوئی تھی ۔جس کی سچائی آج چودہ صدیوں بعد ہم دیکھ رہے ہیں ۔ تمام سائنس اس قرآنی آیت کی تفسیر بن کر سامنے آرہی ہے۔ان چودہ صدیوں میں انسان نے ایک طرف زمین سے دور آسمان کی لامتناہی وسعتوں تک رسائی حاصل کی ہے (Cosmological Developments) اور دوسری طرف اپنے اندر جو جھانکا ہے (Biological Developments) وہ دریافتیں بھی حیران کن ہیں۔نفسیاتی علوم (Psychological Knowledge) سے انسان اپنے شعور اور لاشعور کا سمندر مسخر کر رہا ہے۔اس سلسلہ میں فضائی سائنس، حیاتیاتی سائنس اور طبعی سائنس میں جو مزید دریافتیں ہو رہی ہیں وہ سب قرآن پاک کی سچائی کا زندہ ثبوت ہیں۔اس کے نزدیک اس بات کا بھی واضح اعلان ہے کہ دنیا اپنی انتہا کو پہنچنے والی ہے اور اب قیامت سر پر ہے۔

2.4 قابلِ غور بات

مادی نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ سائنسی ترقیاں انسانی عقل کے لئے خراج تحسین ہیں لیکن ایک صاحب نظر کے لئے اس میں بہت سبق ہیں۔اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں پر غور کرنے سے سائنسی علوم اور دریافتوں کے منطقی نتائج بالکل ظاہر ہیں۔

باب نمبر 3

قیامت سے پیشتر کے تاریخی حالات

(نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں)

قُربِ قیامت کے زمانہ کے حالات کے متعلق قرآنِ کریم کی پیشگوئیاں ثابت کرتی ہیں کہ وہ ایک عظیم صنعتی اور سائنسی دور ہوگا۔ اس کی کچھ جھلکیاں ہم بیسویں صدی میں دیکھ چکے ہیں اور اکیسویں صدی میں اِن ترقیوں کی رفتار تیز تر نظر آتی ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے قریب زمانہ کے معاشرتی اور معاشی حالات کے متعلق کیا بتایا تھا۔

سب سے پہلے ہم اِن علامات کا ذکر کریں گے جنہیں علاماتِ بعیدہ کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان کا ظہور ماضی میں کافی پہلے ہو چکا ہے مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات، جنگ صفّین، یہ سب واقعات از روئے قرآن وحدیث علاماتِ قیامت میں سے ہیں اور ظاہر ہو چکے ہیں۔ انہی علامات میں مندرجہ ذیل واقعات بھی شامل ہیں جن کی خبریں الصادق اور الامین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی اور دنیا نے انہیں پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ یوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے بلکہ انسانیت کے لئے بہت بڑا سبق بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پرعمل کرنے ہی میں اس کی فلاح ہے باقی سبھی راستے تباہی کو جاتے ہیں۔

3.1 فتنۂ تاتار (منگولوں کے حملے) کی پیش گوئی

علاماتِ بعیدہ میں سے ایک فتنۂ تاتار تھا (عرب منگولوں کو ترک کہتے تھے) جس کی

پیشگی خبر احادیث صحیحہ میں دی گئی تھی۔ ان کے بارے میں بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایات بیان کی ہیں۔ یہ سب کتابیں پہلی اور دوسری صدی ہجری میں اِن واقعات کے معرضِ وجود میں آنے سے بہت پہلے لکھی جا چکی تھیں۔

"ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ تم تُرکوں (منگولوں) سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چہرے سُرخ اور ناکیں چھوٹی اور چپٹی ہوں گی ان کے چہرے (گولائی اور موٹائی میں) ایسی ڈھال کی مانند ہوں گے جس پر تہہ در تہہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو اور جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے"۔ (صحیح بخاری)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"علامتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے عریض (چوڑے) ہوں گے"۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ان کی یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے کہ:۔

"وہ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے"۔

ان احادیث میں جس قوم سے مسلمانوں کی جنگ کی خبر دی گئی ہے یہ تا تاری ہیں 650 ہجری میں ترکستان (منگولیا) سے قہرِ الٰہی بن کر عالمِ اسلام پر ٹوٹ پڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا حلیہ تک بتا دیا تھا۔ اس فتنہ کا آغاز چنگیز خان سے ہوا اور 656ھ میں اپنے عروج پر پہنچا جب کہ تا تاریوں (منگولوں) کے ہاتھوں سقوطِ بغداد کا عبرتناک حادثہ پیش آیا۔

انھوں نے بنوعباس کے آخری خلیفہ مستعصم کو قتل کر ڈالا اور عالمِ اسلام کے بیشتر ممالک ان کی زد میں آ کر زیر و زبر ہو گئے۔

احادیث کی مشہور کتاب مسلم کے شارح علامہ نوویؒ (ولادت 631 ھ وفات 676 ہجری) نے وہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ قیامت کی اس علامت کے بارے اپنی کتاب صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ سب پیش گوئیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہیں کیونکہ جن ترکوں (منگولوں) سے جنگ ہو کر رہی وہ سب صفات ان میں موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں، آنکھیں چھوٹی، چہرے سُرخ، ناکیں چھوٹی اور چپٹی، چہرے عریض، ان کے چہرے ایسی ڈھال کی طرح ہیں جن پر تہہ در تہہ چمڑا چڑھا دیا گیا ہو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں غرض یہ ان تمام صفات کے ساتھ ہمارے زمانہ میں موجود ہیں مسلمانوں نے ان سے بار ہا جنگ کی ہے۔ ہم خدائے کریم سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حق میں بہر حال انجام بہتر کرے ان کے معاملہ میں بھی اور دوسروں کے معاملہ میں بھی اور مسلمانوں پر اپنا لطف وحمایت ہمیشہ برقرار رکھے، اور رحمت نازل فرمائے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ بولتا ہے وہ وحی ہوتی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے"۔

3.2 نارُالحجاز کی پیشگوئی

قیامت کی انہی علامات میں سے ایک حجاز کی وہ عظیم آگ ہے جس کی پیشگی خبر چھ سو سال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔ بخاری اور مسلم نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

" قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ سرزمین حجاز

سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی"۔

فتح الباری میں مزید تفصیل ہے۔حضرت عمر بن خطاب کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا گیا ہے کہ:۔

"قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی سے ایسی آگ سے بہ پڑے گی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی"۔

اس حدیث شریف کی تشریح میں صحیح مسلم کے شارح علامہ نوویؒ (631۔676 ہجری) لکھتے ہیں:۔

"بصریٰ مدینہ طیبہ اور دمشق کے درمیان کا مشہور شہر ہے جو دمشق سے تین مرحلہ (تقریباً 48 میل) پر واقع ہے۔یہ عظیم آگ فتنہ بنا تارے تقریباً ایک سال پہلے مدینہ طیبہ کے نواح میں انہی صفات کے ساتھ ظاہر ہو چکی ہے جو ان احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔یہ آگ جمعہ 6 جمادی الثانیہ 654ھ کو نکلی اور بحر زخار کی طرح میلوں تک پھیل گئی جو پہاڑ اس کی زد میں آگئے انھیں راکھ کا ڈھیر بنادیا اتوار 27 رجب (52 دن) تک مسلسل بھڑکتی رہی اور پوری طرح ٹھنڈی ہونے میں تقریباً تین ماہ لگے"۔اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ ینبوع تک تھا حتیٰ کہ حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق بصریٰ جیسے دور دراز مقام پر بھی دیکھی گئی اس کی خبر تواتر کے ساتھ پورے عالم اسلام میں پھیل گئی تھی چنانچہ اس زمانہ کے محدثین و مورخین نے اپنی تصانیف میں اور شعراء نے اپنے کلام میں اس کا بہت تفصیل سے تذکرہ کیا ہے"۔علامہ نوویؒ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں مزید فرماتے ہیں:۔"حدیث میں جس آگ کی خبر دی گئی ہے یہ علاماتِ قیامت میں سے ایک مستقل

علامت ہے اور ہمارے زمانہ میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ 654ھ میں نکلی، جو بہت عظیم آگ تھی مدینہ طیبہ سے شرقی سمت میں حرہ کے پیچھے نکلی، تمام اہل شام اور سب شہروں میں اس کا علم بدرجہ تواتر پہنچ چکا ہے اور خود مجھے مدینہ کے ان لوگوں نے خبر دی ہے جو اُس وقت وہاں موجود تھے"۔ علامہ محمد بن احمد قرطبیؒ بھی اسی زمانہ کے بلند پایہ عالم ہیں انھوں نے اپنی کتاب "التذکرۃ باموالآخرۃ" میں اس آگ کی مزید تفصیلات بیان کی ہیں۔ بخاری و مسلم کی اسی حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں۔ "حجاز میں مدینہ طیبہ میں ایک آگ نکلی ہے اس کی ابتداء زبردست زلزلے سے ہوئی جو بدھ 3 جمادی الثانیہ 654ھ کی رات عشاء کے بعد آیا اور جمعہ کے دن چاشت کے وقت تک جاری رہ کر ختم ہو گیا اور آگ قریظہ کے مقام پر حرہ کے پاس نمودار ہوئی جو ایسے عظیم سیلاب کی صورت میں نظر آرہی تھی جس کے گرد فصیل بنی ہوئی ہو اور اُس پر کنگرے برج اور مینارے بنے ہوئے ہوں کچھ ایسے لوگ بھی دکھائی دیتے تھے جو اُسے ہانک رہے تھے جس پہاڑ پر گزرتی تھی اُسے ڈھادیتی اور پگھلا دیتی تھی، اس مجموعہ میں سے ایک حصہ سرخ اور نیلا نہر کی سی شکل میں نکلتا تھا جس میں بادل کی سی گرج تھی، وہ سامنے کی چٹانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا اور عراقی مسافروں کے اڈہ تک پہنچ گیا تھا، اس کی وجہ سے راکھ ایک بڑے پہاڑ کی مانند جمع ہو گئی، پھر آگ مدینہ کے قریب تک پہنچ گئی، مگر اس کے باوجود مدینہ میں ٹھنڈی ہوا آتی رہی، اس آگ میں سمندر جیسا جوش و خروش مشاہدہ کیا گیا۔ میرے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ میں نے اُس آگ کو پانچ یوم کی مسافت سے فضاء میں بلند ہوتا دیکھا، اور میں نے سنا ہے کہ وہ مکہ اور بصریٰ کے پہاڑوں سے بھی دیکھی گئی ہے۔ علامہ قرطبیؒ آگے فرماتے ہیں کہ "یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے ہے"۔

علامہ سمہودیؒ نے اپنی "کتاب وفاء" میں اُس زمانہ کے لوگوں کے بیانات نقل کیے ہیں کہ:۔

"اُس زمانہ میں مدینہ طیبہ کے نواح میں آفتاب اور چاند کی روشنی دھوئیں کی کثرت کے باعث اتنی دھندلی ہو گئی تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج اور چاند کو گرہن لگا ہوا ہے"۔

اسی زمانہ کے ایک بزرگ قاضی القضاۃ صدرالدین حنفی ہیں جو دمشق میں حاکم رہے ہیں ان کی ولادت 642ھ میں ہوئی قاضی القضاۃ ہونے سے پہلے یہ بصریٰ میں ایک مدرسہ کے مدرس تھے اور آگ کے واقعہ کے وقت بھی بصریٰ میں تھے انھوں نے مشہور مفسر و مورخ حافظ ابن کثیر کو خود بتایا کہ "جن دنوں یہ آگ نکلی ہوئی تھی میں نے بصریٰ میں ایک دیہاتی کو خود سنا جو میرے والد کو بتا رہا تھا کہ ہم لوگوں نے اس آگ کی روشنی میں اونٹوں کی گردنیں دیکھی ہیں"۔

یہ بعینہ وہ بات ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح حدیث میں دی تھی کہ اس آگ سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ واقعات کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ 3 جمادی الثانی 654ھ ہجری کو مدینہ منورہ کے نواحی پہاڑوں میں زلزلہ کے ساتھ کوئی آتش فشاں پھٹا، جسکی آگ سینکڑوں میل سے نظر آتی تھی۔ مندرجہ بالا بیانات آگ کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس آگ کی خبر دی تھی وہ یہی آتش فشانی آگ تھی۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائی تھیں جو پوری ہوئی لوگوں نے دیکھیں۔ ایک یہ کہ وہ آگ حجاز میں نکلے گی، دوسری یہ کہ اس سے ایک وادی بہہ پڑے گی، اور تیسری یہ کہ اس سے بصریٰ کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ یہ سب باتیں من وعن کھل کر ظاہر ہو گئیں۔ غرض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ایسے معجزات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے صدیوں بعد ظاہر ہوئے اور آئندہ کے بھی جن واقعات کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے بلاشبہ وہ بھی ایک ایک کر کے سامنے آتے جائیں گے اور آئندہ نسلوں کے لئے آپ کی صداقت وحقانیت کی تازہ ترین دلیل بنیں گے۔

3.3 ابتداء میں مسلمانوں کی فتوحات اور بعد ازاں زوال کے حالات

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی خبر دی کہ:۔

" قیامت کی آمد سے پہلے مسلمان اہل فارس

سے جنگ کریں گے اور ان کو شکست دیں گے،
پھر اس کے بعد اھل روم سے لڑیں گے اور فتح
مند ھونگے۔ فارس اور روم کے بادشاھوں کی
اولادیں اور نسلیں ان کی ماتحت یا باجگزار
ھونگی لیکن بعد میں مسلمان جھوٹے تفاخر یا
تکبر کا شکار ھونا شروع ھو جائیں گے اور
مسلمانوں کی آخری کھیپ کے حکمران انکے
بدترین لوگ بن جائینگے۔ یہ قیامت کی گھڑی
کی آمد کی پھلی نشانیوں میں سے ایك نشانی
ھوگی۔(ترمذی اور صحیح مسلم)

(اہل فارس اور اہل روم کو اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کے زمانہ میں شکست فاش دی۔ چودھویں صدی عیسوی تک مسلمان دنیا کی سپر پاور تھے۔ سترھویں صدی کے بعد مسلمان ہر جگہ مغلوب ہیں اور موجودہ زمانہ میں مسلم ریاستوں کے حکمرانوں کا طور طریقہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ قیامت کی یہ نشانی پوری ہو رہی ہے)۔

3.4 مسلم اُمہ کی بیچارگی

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:۔

"قریب ھے کہ تمھارے اوپر مختلف اطراف سے
مختلف اقوام دشمنی پر متفق ھوجائیں جس طرح
بھت کھانے والے لوگ دسترخوان پر متوجه ھوجاتے
ھیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ ہماری تعداد کی کمی کے سبب ہوگا؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا:۔

"نہیں بلکہ تم سیلاب کی جھاگ کی مانند ہوگے، تمہارے دل کمزور ہوچکے ہوں گے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب اٹھالیا جائے گا چونکہ تم دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرنے لگو گے"۔(ابوداؤد ومسند احمد کنز العمال ج 11 ص 132 رقم 3.916)

(افسوس کہ پچھلی کئی صدیوں سے مسلمان ان حالات کا شکار ہیں لیکن پھر بھی یہود ونصاریٰ کی دوستیوں اور اطاعت سے باز نہیں آتے بلکہ ان کی ثقافتی غلامی اختیار کرتے جاتے ہیں)۔

3.5 جنگ عظیم، ابتری کے حالات اور زلزلوں کی زیادتی

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"قیامت اس وقت تک قائم نہ کی جائے گی جب تک دو عظیم جماعتیں آپس میں قتال نہ کریں اور ان دونوں کے درمیان عظیم قتال ہوگا حالانکہ دونوں کا دعویٰ بھی ایک ہوگا۔ یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال اٹھائے جائیں گے ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے کا دعویٰ کرے

گا اور علم قبض کر لیا جائے گا ۔ زلزلوں کی کثرت ھوجائے گی زمانہ قریب قریب آجائے گا فتنے ظاھر ھوں گے اور قتل بڑھ جائے گا تم میں مال وزر کی کثرت ھوجائے گی اور اس کا بے جا استعمال بڑھ جائے گا، یہاں تک کہ صاحب اموال لوگ اس وجہ سے فکر مند ھوں گے کہ ان کا صدقہ کون قبول کرے اور یہاں تک کہ جس کو وہ مال دیں گے وہ یہ کہے گا کہ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ۔لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ خوف وھراس ، بے اطمینانی اس قدر بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ ھوتا "۔(صحیح بخاری)

(یہاں جنگ عظیم اول (1914-1918) اور جنگ عظیم دوم (1940-1945) کی طرف اشارہ ہے جو دو عیسائی قوتوں یعنی برطانیہ اور جرمنی کے درمیان ہوئی ۔دولت کی بھی ریل پیل بڑھ رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بے اطمینانی میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔جس کی وجہ سے خود کشیوں کے واقعات خاص طور پر امیر ملکوں میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔جیسے پہلے بھی کہا گیا ہے پچھلے 50 سالوں میں زلزلوں کی کثرت ہو رہی ہے۔اس کی ایک جھلک مندرجہ ذیل میں دی گئی شکل نمبر 2 میں دیکھ سکتے ہیں۔غرض حدیث مبارک میں کی گئی ایک ایک پیشگوئی سچ ثابت ہو چکی ہے۔جس سے یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ قیامت سر پر ہے)

شکل نمبر 2: زلزلوں کا بڑھتا ہوا رجحان

Deadly Earth Quakes 100 Years History

Ref: BBC News UK edition 8Oct 2005

http://news.bbc.co.uk/1/hi/world/2059330.stm

PERIOD	OCCURRENCES
1900 – 1925	1
1925 – 1935	1
1935 – 1945	2
1945 – 1955	1
1955 – 1965	2
1965 – 1975	2
1975 – 1985	1
1985 – 1995	6
1995 – 2005	18
Total	34

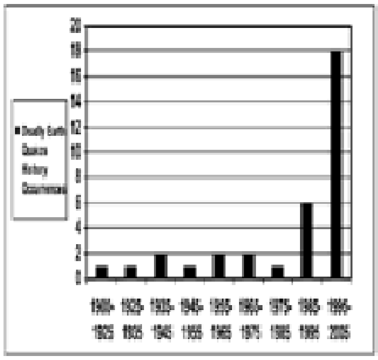

باب نمبر 4

قیامت کے قریبی زمانہ کے
سیاسی، معاشرتی، معاشی اور صنعتی حالات

چودہ سو سال پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا تھا کہ قرب قیامت میں فتنوں کا عروج ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک فتنہ کی تفصیل سے اپنی امت کو آگاہ کر دیا تا کہ اس کی روشنی میں لوگ اپنے لئے صحیح راہ عمل کا انتخاب کر سکیں اور راہ راست پر چل کر اگر دُنیا نہیں تو کم از کم اپنی آخرت کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ احادیث کی مختلف کتابوں میں ابواب فتنہ کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان باتوں کا تفصیلی ریکارڈ موجود ہے۔ (حوالہ محمد عمران اشرف عثمانی، استاد جامع دارالعلوم کراچی کی کتاب "فتنوں کا عروج اور قیامت کے آثار")۔

4.1 قدرتی آفات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

> **"خبردار! اس زمانے میں طوفانی آندھیاں، زلزلے، شہاب ثاقبوں کے زیادہ گرنے، پتھروں کی بارشیں اور دوسری ایسی تباہیوں کی نشانیاں یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو منکے تیزی سے ایک دوسرے پر گرتے ہیں"۔**

مندرجہ بالا حدیث انسانیت کو خبردار کرتی ہے کہ جب تک اللہ تعالٰی کی طرف رجوع نہیں کریں گے قدرتی آفات کا یہ سلسلہ آئے دن بڑھتا ہی جائے گا۔

جرمنی کی انشورنس کمپنی میونخ ری انشورنس Munich Reinsurance جو دنیا پر آنے والی قدرتی آفات کا حساب رکھتی ہے کے مطابق 1960 سے لیکر 1990 تک دنیا میں قدرتی آفات کی اوسط تقریباً تین گنا بڑھ چکی ہے۔ حوالہ (Los Angeles Times- Washington October- 2005)۔ زلزلوں کی شدت اور تعداد میں بھی کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کے مطابق بھی 1960 سے 2005 تک تمام طرح کی قدرتی آفات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

شکل نمبر 3: قدرتی آفات کا بڑھتا ہوا رجحان

found.

4.2 دہشت گردی اور نااہل لیڈر

قُربِ قیامت کی یہ نشانی نہایت عبرت انگیز ہے۔زمانہ کے حالات بتاتے ہیں کہ وہ وقت آپہنچا ہے جس کے بارے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"بے شک قیامت کے قریب زمانہ میں قتل وقتال ہوگا وہ کافروں سے قتال نہ ہوگا بلکہ امت کے بعض افراد بعض کو قتل کریں گے یہاں تک ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملے گا اور اسے قتل کردے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں سلب کرلی جائیں گی اور کچھ بے عقل امیر بن جائیں گے' ان میں سے اکثر لوگوں کا یہ گمان ہوگا کہ وہ کچھ ھیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہ ھوں گے۔ (اکثر مسلمان ممالک کے حالات اسی طرح کے ھو گئے ھیں)" (کنزالعمال ج 11ص 120 عن مسند ابن حنبل ومسلم عن ابی موسیٰ)

دُنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی خواہ اس کی وجہ فرد ہے یا حکومت کے متعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

''اس ذات کی قسم جس کے ھاتھ میں میری جان ھے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ھوگی ، جب تک ایک روز ایسا نہ آجائے کہ مقتول کو پتہ نہ ھوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا اور قاتل کو مقتول کا پتہ نہیں ھوگا۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے

دریافت کیا گیا کہ ایسا کیسے ہوگا؟ تو آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حرج(فتنے) کی وجہ سے اور پھر فرمایا کہ ایسے میں قتل کرنے والا اور قتل کیا ہوا ، دونوں جھنم میں جائیں گے۔" (رواہ مسلم 29.8 کتاب الفتن)

(افسوس کہ آج وہی زمانہ ہے۔پچھلے 25 - 20 سالوں میں ہر ملک میں دہشت گردی کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔خودکش حملے اور ہوائی حملوں سے اموات بھی اسی ضمن میں شامل ہیں)۔

4.3 معاشرتی ابتری

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"جب قیامت کا زمانہ قریب آئے گا تو طیلسان(ریشم نما کپڑا) عام ہوجائے گا، تجارت بڑھ جائے گی مال میں اضافہ ہوجائے گا، مالدار کی مال کی وجہ سے تعظیم کی جانے لگے گی، بے حیائی کی کثرت ہوگی، بچے حاکم بن جائیں گے ،عورتوں کی کثرت ہوگی، بادشاھوں کا ظلم عام ھوجائے گا اور ناپ تول میں کمی کی جانے لگے گی۔آدمی کے لئے کتے کے پلے کی تربیت کرنا آسان ھوگا بہ نسبت اپنے بچہ کی تربیت کے، بڑے کی تعظیم نہ کی جائے گی، چھوٹوں پر رحم نہ کیا جائے گا۔ زناکی اولاد کی کثرت ھوجائے گی،

یہاں تک کہ آدمی عورت کے ساتھ راستے کے کنارے پر جماع کرے گا۔ لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں گے اور ان کے دل بھیڑئیے کی طرح ہوں گے اور اس زمانے میں لوگوں کے درمیان سب سے بہتر شخص وہ ہوگا جولوگوں سے الگ تھلگ ہوجائے"۔ (حوالہ طبرانی کبیر کنز العمل ج 14 حدیث 385.1)

(اگر آپ موجودہ زمانہ کے حالات کا اِن پیشگوئیوں سے موازنہ کریں تو صاف معلوم ہوگا کہ دنیا تیزی سے اپنی تباہی کی طرف بڑھتی جارہی ہے۔ بہت سی باتیں تو پوری ہوچکی ہیں مثلاً اولاد اکثر نافرمان ہے، بے حیائی بڑھ گئی ہے اور مصنوعی ریشم کی ایجاد کے بعد اس کے بغیر کپڑ املنا مشکل ہوگیا ہے لیکن افسوس کہ پھر بھی ہم سبق نہیں سیکھتے)۔

4.4 عیسائی اور مسلمان ممالک کا باہمی اتحاد، تیسرے ملک کے خلاف جنگ اور پھر آپس میں جنگ

بخاری شریف میں ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوف بن مالک کو غزوہ تبوک کے موقعہ پر قیامت کی چھ علامات بتائیں جن میں بنی الاصفر (یعنی عیسائیوں) اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہونے کا بھی ذکر فرمایا اور مزید فرمایا کہ عیسائی بد عہدی کریں گے اور (صلح توڑ کر جنگ کرنے کے لئے) تمہارے مقابلہ میں آئیں گے جن کے اسی جھنڈے

ھوں گے اور ھر جھنڈے کے نیچے بارہ ھزار سپاھی ھوں گے۔(جن کی مجموعی تعداد بارہ ھزار کو اسی میں ضرب دینے سے نو لاکھ ساٹھ ھزار بنتی ھے)"۔

(غالباً اس حدیث میں روس کے خلاف عیسائی امریکہ اور مسلمان ممالک کا باہم مل کر افغانستان میں جنگ کرنا بالآخر کمیونسٹ روس کی شکست اور اس کے بعد عیسائی امریکہ کا مسلمانوں کے خلاف افغانستان پر قبضہ اور دیگر مسلم ممالک اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا الزام لگا کر جنگ کرنے کا بیان ہے۔جس میں وہ اسی ممالک کا اتحادی گروہ بنا ئیں گئیں جو مسلمانوں کے خلاف ہر ملک میں جنگ کرے گا۔

غالباً عراق پر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کا قبضہ بھی اس حدیث کا موضوع ہے۔لبنان کے حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ،ایران اور شام کو دھمکیاں وغیرہ سب اس بات کی نشانی ہیں کہ حدیث پاک میں جس بڑی جنگ کی پیشگوئی کی گئی ہے شاید جلد ہی پوری ہونے والی ہے۔کاش اس سے پہلے پہلے انسانیت راہ راست پر آجائے)۔

4.5 مغرب کی طرف آبادی کا انخلاء اور مغربی تہذیب کی تقلید

جب حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت آنے کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کونسی ہوگی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

”قیامت کی گھڑی کی پھلی نشانی ایك ایسی آگ ھوگی جو لوگوں کو ھانك کے مشرق سے مغرب تك لے جائے گی“۔ (صحیح بخاری باب الفتنه)

(ہوسکتا ہے یہ واقعہ ابھی پیش آنے والا ہے لیکن جنگِ عظیم دوم کے نتیجہ میں یہودی

ریاست اسرائیل قائم ہونے کے بعد شرق وسطی سے اٹھ کر بے شمار عرب لوگ مغربی ملکوں میں آباد ہوئے ہیں ۔اسی طرح ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد اور کویت ،عراق جنگ کے بعد بھی بے شمار لوگ ان ملکوں سے بھاگ کر مغرب میں جا کر آباد ہوئے ہیں یعنی جنگ کی آگ کا خوف لوگوں کو مغربی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور کر رہا ہے ۔

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں جس آگ کا ذکر ہے وہ حرص کی آگ ہے جس کی وجہ سے اقوام شرق کے لوگ مغربی ملکوں میں ہجرت کر رہے ہیں ۔علامہ محمد اسد اس حدیث مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ بیانات ایک استعارہ یا تمثیلی اشارہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مغربی تہذیب وتمدن ،شرقی ثقافت وتمدن کی جڑیں کاٹ کر رکھ دے گی اور شرقی علاقوں کے لوگ اندھا دھند مغربی ثقافت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں گے ۔آگ کے الفاظ کا استعمال اس لئے ہوا ہے کہ مغربی ثقافت آگ کی طرح شرقی اقدار کی بنیادوں کو جلا کر اہل شرق کا ماضی اور تاریخ ان کی آنکھوں سے اوجھل کر دے گی ۔حتیٰ کہ ان میں سے اکثر ان اقدار سے بے تعلق ہو جائیں گے"۔(صحیح بخاری کا ترجمہ و تبصرہ از محمد اسد اشاعت دار الاندلس جبرالٹر 1981۔ صفحہ 241)

باب 5

قیامت کے نزدیک دُنیا کے معاشرتی، مذہبی اور معاشی حالات

ابھی تک ہم نے قیامت سے پہلے کہ بڑے بڑے تاریخی، سیاسی اور صنعتی حالات کے متعلق خاتم النبیّین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی 1400 سال پہلے بتائے گئے ماضی کے واقعات سے موازنہ کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہت کچھ وجود میں آچکا ہے۔ مندرجہ ذیل میں ہم قُربِ قیامت میں دُنیا کے اُن معاشرتی، اخلاقی اور معاشی حالات کا ذکر کریں گے جن سے ہم گُزر رہے ہیں۔ افسوس کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہی ہوئی باتیں ایک ایک کر کے ہمارے سامنے ہو رہی ہیں لیکن ہم سبق نہیں سیکھتے۔

5.1 عورتوں کے حالات

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"قیامت کے قریب عورتیں ایسے لباس پهنا کریں گی جو باریك اور تنگ هونے کی وجه سے عریاں نظر آئیں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹوں کے کوهان جیسے هوں گے۔ ان کے اوپر تم لعنت کرواس لئے که وه ملعون عورتیں هیں"۔ (الاشاعة ص 77 رواه مسلم عن ابی هریرة ابن ابی شیبه)

تمام مغربی ممالک اور بہت سے مسلمان ممالک میں بھی عورتوں کی بے پردگی عام ہوتی جا رہی ہے۔ بالوں کے سٹائل بھی ایسے بن گئے چکے ہیں۔ یعنی اس حدیث میں کی گئی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ کاش کے مغرب کی نقالی سے بچ کر ہماری خواتین اسلام کے پردہ کی طرف واپس آ جائے۔

5.2 حلال اور حرام کی تخصیص ختم

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"لوگوں کے اوپر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انہیں کوئی فکر نہ ہوگی کہ ان کے پاس مال حلال طریقے سے آیا ہے یا حرام طریقے سے"۔ (کنزل العمال ج 11 ص 132 رقم 3.915)

(افسوس کہ آج کل یہی کچھ ہونا شروع ہوگیا ہے۔بہت کم لوگ حرام کو حرام کہتے ہیں۔ اب رشوت اور بے انصافی سے حاصل کردہ مال کو برا نہیں کہا جاتا ہے۔یعنی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔کاش کہ اس سے سبق حاصل کریں اور ڈوبتی ہوئی آخرت کو بچائیں)۔

5.3 مسلمانوں کا یہود اور نصاریٰ کی تہذیب پر چلنا

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"تم ماقبل کی امتوں کی ہر بالشت اور ہر ہر قدم پر ضرور اتباع کروگے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی داخل ہوجاؤ گے صحابہ نے دریافت کیا کہ یہود ونصاریٰ کی اتباع کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور کس کی؟"۔ (متفق علیہ و ابن ماجہ ومسند احمد، کنز العمال ج 11 ص 133، رقم 3.923)

(افسوس کہ مسلمان اس دور میں داخل ہو چکے ہیں۔تمام مسلمان ممالک مغربی تہذیب، مغربی لباس اور معاشرت کو اپنا رہے ہیں اور سیکولر ہو رہے ہیں۔بے پردگی بڑھ رہی ہے۔خاندانی نظام کی حرمت تار تار کی جارہی ہے۔کاش کہ ہم سمجھیں)

5.4 ہم جنس پرستی کا رجحان

قیامت کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ آدمی، آدمی کے ساتھ بدفعلی کرے گا، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اور جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے، اسی طرح عورت، عورت کے ساتھ بدفعلی کرے گی، اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ (الاشاعۃ ص 75)

(افسوس کہ مغربی ممالک میں یہ کھلے عام ہو رہا ہے کئی ملکوں میں پچھلے دس بیس سالوں میں اس قبیح فعل کو قانونی تحفظ بھی حاصل ہو گیا ہے۔ خود مسلمانوں میں بھی بُرائی بڑھ رہی ہے۔ ایڈز (Aids) جیسی موذی مرض انہی وجوہ کی وجہ سے پھیل رہے ہیں۔ پھر بھی کوئی نہیں سمجھتا)

5.5 گانے بجانے کا عام رواج

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اس امت میں چار فتنے ہوں گے ان میں سب سے آخری گانا بجانا ہوگا" (اَخرَجَهُ ابن ابی شیبه ابوداؤد، درمنشور ج6 ص56)

(افسوس کہ گانا بجانا اس زمانہ کی پہچان بن چکا ہے۔ مغرب کی نقالی میں مسلمان گھرانوں میں بھی میوزک کا رواج زوروں پر ہے)۔

5.6 حیوانی خصلتیں

قیامت کے نزدیک لوگوں کے چہرے مسخ ہو جائیں گے اور ان میں سے کئی سوروں اور کتوں کی شکلوں میں نظر آئیں گے۔ (صحیح مسلم اور ترمذی)۔ (شاید یہ ایسے ممکن ہے کہ وقت کے ساتھ کچھ انسانی معاشرے اپنی بدکاریوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ جانوروں والی خصلتیں اختیار کرتے جائیں گے اور عمل ارتقاء سے انہی جیسے ہو جائیں گے۔ علامہ محمد اسد اپنی کتاب روڈ ٹو مکہ (Road to Makkah) میں لکھتے ہیں کہ:۔

"جب اللہ تعالیٰ نے اِن کے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تھی لیکن ابھی ایمان ظاہر نہیں کیا تھا تو انہیں یہ حیرانی ہوتی تھی کہ کئی لوگ اسے آدمیوں کی بجائے اپنے کردار کے مطابق سوروں، کتوں، بلیوں اور گیدڑوں کی شکل میں نظر آتے تھے"۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد نارمل بچے پیدا ہونے کی بجائے تغیر کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایٹمی دھماکوں سے نکلے ہوئے تابکاری کے عناصر کے اثرات کی وجہ سے ہو رہا ہے)۔

5.7 اچانک اموات اور دہشت گردی

قیامت کی آمد کے سلسلے کی نشانیوں کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ:۔

"اس سے پہلے غیر متوقع اور اچانك اموات کا سلسله بهت بڑھ جائے گا"۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"قیامت کے نزدیك زمانه میں بلا وجه قتال عام هونگے۔ قاتل کو یه معلوم نه هوگا که اسکا تخته مشق کون بننے والا هے اور مقتول کو معلوم نهیں هوگا که اس کو کیوں قتل کیا جارها هے اور کس نے قتل کیا"۔ (صحیح بخاری)

(بدقسمتی سے ان دنوں ایسے حالات وواقعات کے سب لوگ چشم دید گواہ ہیں۔ ہر سال لاکھوں آدمی اچانک حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں یا دل کی بیماریوں کی قسم کے امراض سے چند لمحوں

میں راہی عدم ہو جاتے ہیں۔کئی لوگ دہشت گردی کا شکار ہو کر چل بستے ہیں جہاں دہشت پسند کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کس کو تختہ مشق بنایا ہے اور اسی طرح جو مارے جاتے ہیں انکو اپنے قاتلوں کے ساتھ کوئی ذاتی عناد یا دشمنی نہیں ہوتی۔امریکہ اور اسرائیل کی ہوائی بمباری سے افغانستان، عراق اور لبنان میں جس حساب سے بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں۔افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقوں میں امریکی افواج کے ڈرون حملے اور ان گنت بے قصور ہلاکتیں اکیسویں صدی کا واقعہ ہے۔یوں چودہ سو سال پہلے بتائی گئی یہ بات بھی پوری ہو رہی ہے لیکن افسوس کہ کوئی سبق سیکھنے والا نہیں)۔

5.8 معاشرہ میں شرافت کا خاتمہ اور دولت کی ریل پیل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

جب تم باندی کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنے اور لوگ ایك دوسرے کے مقابلے میں اونچی اونچی عمارات تعمیر کرنے لگیں اور ننگے پیر ننگے بدن چرواھے لوگوں کے سردار بن جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔"(متفق علیہ از مشکوۃ ج1ص9)

(افسوس کہ آج یہی ہو رہا ہے ساری دنیا میں اونچی سے اونچی عمارات (High Rise Buildings) بنانے کا مقابلہ لگا ہوا ہے۔مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے ارد گرد اونچے اونچے ہوٹل اور محل بن گئے ہیں کہ بیت اللہ دب کر رہ گیا ہے عرب ملکوں میں بدو لوگ حکمران بن چکے ہیں۔دوبئی میں دُنیا کی بلند ترین عمارت ہے۔جہاں تک باندی کا اپنے آقا کو جننے کی بات ہے۔ اب امریکہ اور یورپ میں ہو رہا ہے کہ عورتیں مزدوری پر کسی دوسرے کا نطفہ لیکر اپنے رحم میں رکھا

لیتی ہیں اور اس طرح دوسرے کا بچہ پیدا کر کے دے دیتی ہیں۔ اِن کرائے کی ماؤں کو (Surrogate Mother) کہا جاتا ہے۔غرض یہ نشانی پوری ہو چکی ہے۔ہے کوئی عزت حاصل کرنے والا؟)۔

5.9 چرب زبانی سے روپیہ کمایا جائے گا

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ نہ پائے جائیں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ پیٹ بھریں گے، جیسے گائے بیل اپنی زبانوں سے پیٹ بھرتے ھیں''۔(مشکوۃ عن احمد)

(میڈیا کی بے حساب ترقی جہاں نوکریاں ہی بولنے کی ہیں اس حدیث پاک کے پورا ہونے کی نشانی ہے)۔

5.10 سود عام ہو جائے گا

سود کھانا بہت بڑا گناہ ہے اور مسلمان پر حرام ہے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:۔

''سود خور اللہ تعالیٰ کے خلاف حالتِ جنگ میں ہے''۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"لوگوں پر ضرور ضرور ایک ایسا دور آئے گا کہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو سود کھانے والا نہ ھو اور اگر سود نہ بھی کھائے تو اسے سود کا دھواں (اور بعض روایات میں غبار) پھنچ جائے گا ۔ "(مشکواہ)

(افسوس کہ آج کل سود سے بچنا محال ہو چکا ہے بینکاری نظام نے دنیا کے ہر آدمی کو جکڑ لیا ہے۔ گویا یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود بھی لوگ سود کھائے جا رہے ہیں۔ اگر دنیا کی خیر نہیں چاہیے تو نہ سہی، کم از کم سود سے بچ کر اپنی آخرت تو بچائیں)۔

5.11 مکہ مکرمہ کا پیٹ چاک کیا جانا، عمارتوں کی تعمیر اور بالآخر تباہی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"جب تم دیکھو کہ مکہ مکرمہ کا پیٹ چاك کر کے نهروں کی طرح بنا دیا گیا ھے اور اس کی عمارتیں پهاڑ کی چوٹیوں کے برابر هوگئی هیں توجان لو کہ معامله سر پر آگیا ھے"۔(لسان العرب مادة كظم 214:2)

یہ روایت یوسف بن ماھکؓ سے مروی ہے کہ:۔

"میں حضرت عبداللّٰہ بن عمرؓ کے پاس مسجد حرام کے ایك کونه میں بیٹھا هوا تھا که آپ نے ایك گھر کی طرف دیکھا جو ابو قیس کی پهاڑی سے بلند تھا تو آپ نے کھا کہ کیا تم کو یه ناپسند ھے؟ میں نے کهاهاں! تو انهوں نے فرمایاکه جب تم دیکھو که اس (مکہ) کے گھر مکه کے پھاڑوں سے بلند هوگئے هیں اور اس کے پیٹ کو نهروں کی شکل میں چاك کر دیا گیا ھے تو معامله سر پر آگیا ھے"۔(اخبار مکه للا زرقیی' ج اص ۲۸۲)

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"(ایك زمانه آئے گا که)" اهل مکه مکه مکرمه سے

نکل جائیں گے، پھر کچھ عرصہ بعدمکہ پھر آباد ھوجائے گا، اور اس میں بڑی بڑی عمارتیں بنائی جائیں گی پھر کچھ دنوں بعد لوگ مکہ سے نکل جائیں گے یہاں تک کہ پھر کبھی نہیں لوٹیں گے"۔(مسند احمد ، کنز العمال 38459ج14)

(افسوس کہ مکۃ المکرمہ نے یہ زمانہ دیکھ لیا ہے۔وہاں کی تجارتی عمارات پہاڑوں سے اونچی ہوگئی ہیں ۔رہائشی علاقوں میں کمرشل ہوٹل، پلازے اورکار پارکنگ اورمحلات بنتے جارہے ہیں۔یوں مکہ کے رہنے والے شہر چھوڑ کر باہر جارہے ہیں۔ظاہر ہے اب کبھی بھی واپس اپنے گھر آباد نہیں کرسکیں گے۔ساتھ ساتھ پہاڑوں کے بیچوں بیچ سرنگوں(Tunnels) کا جال بچھادیا گیا ہے۔اب تو زیرِ زمین ریلوے بھی شروع ہوگئی ہے۔گویا مکہ کا پیٹ چاک کرکےاندرہی اندر سرنگوں اورنہروں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔پچھلے دس سالوں میں بلند عمارتیں بنانے میں انتہائی تیزی آچکی ہے۔یہ سب قیامت جلدآنے کی خبریں ہیں۔افسوس کے مسلمان اپنے سامنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں لیکن بخوشی چل رہے ہیں اوراپنی دُنیااورآخرت بھی تباہ کرتے جارہے ہیں)۔

5.12 چاند کو پہلے دیکھ لینا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:۔

"قیامت کے قریب چاند کو پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ھے اور مساجد کو آراستہ بنایا جائے گااور اچانک اموات کے واقعات رونما ہونگے"۔(طبرانی اوسط العمل 38470 ج 14)

(موجودہ زمانہ میں یہ ممکن ہو چکا ہے۔حساب کے طریقوں سے چاند کو پہلے دیکھا جاسکتا ہے۔پھر ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر یا بہت اونچی عمارات سے بھی چاند کو پہلے دیکھا جاسکتا ہے۔مساجد کا بھی یہی حال ہے اور اچانک اموات کا تو آج کل دور دورہ ہے)۔

5.13 جانداروں کی ہلاکت (ماحول کی خرابی)

موجودہ زمانہ کے ماحول میں تبدیلیوں کے پیش نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چودہ سو سال پہلے کی گئی یہ پیش گوئی نہایت قابلِ غور ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ:۔

"بے شك الله تعالیٰ نے (حیوانات کی بڑی بڑی) هزار قسمیں پیدا فرمائی هیں جن میں سے چھ سو دریائی اور چارسو خشکی کی هیں اور انهیں میں سے سب سے پهلے (قیامت کے قریب) ٹڈی هی هلاك هوگی اور دوسری (حیوانات کی) قسمیں یکے بعد دیگرے هلاك هوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگه ٹوٹ جائے تو یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگتے هیں"۔(علاماتِ قیامت)

(افسوس کہ آج کل ماحولیات کی بگڑتی ہوئی خرابیوں سے کئی طرح کے جانداروں کی نسلیں ختم ہو رہی ہیں اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پچھلی ایک صدی میں ایک سو سے زیادہ حیوانی انواع ختم ہو گئی ہیں گویا کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو رہی ہے۔جس سے انسان کو سبق حاصل کرنا چاہیے تاکہ آنے والی تباہی سے بچا جاسکے)۔

5.14 وقت کی تیزی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"قیامت کی آمد سے پہلے وقت اتنی تیزی سے گزرے گا کہ ایک سال کا عرصہ ایک ماہ کے برابر نظر آئے گا اور مہینہ ہفتے کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور دن ایک ساعت (گھنٹہ) کے برابر اور ایک ساعت یا گھنٹہ آگ کی بھڑک کے وقت کے برابر ہو جائے گا"۔

کیا یہ سب کچھ موجودہ حالات کی طرف اشارہ نہیں کہ زندگی کے طریق کار میں اتنی مصروفیت اور تیزی ہے کہ وقت گزرنے میں دیر نہیں لگتی۔ علاوہ ازیں ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے نقل وحمل کے ذرائع نے فاصلوں کو کم کر دیا ہے یا ان فاصلوں کو طے کرنے کے اوقات اتنے کم ہو گئے ہیں کہ جو فاصلے مہینوں میں طے ہوتے تھے اب دنوں میں طے ہوتے ہیں اور دنوں والے گھنٹوں میں اور گھنٹوں والے منٹوں میں طے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ قدرت کی طرف سے بھی حساب کتاب کے معاملہ میں تیزی آگئی ہے اور اب انسان اپنی کارگزاری کے نتائج بھی جلد بھگت لیتا ہے واقعات کے وقوع ہونے کی رفتار میں بھی حیرت انگیز تیزی آگئی ہے۔ مصنف نے ماضی قریب کے مختلف تاریخی اہمیت کے واقعات کا تجزیہ کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے ایک سو سال میں اتنی تعداد میں بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں جو پچھلے تین ہزار سالوں میں ہونے والے واقعات سے بھی زیادہ ہیں۔ یوں یہ نشانی پوری ہو گئی ہے۔ جس سے ہمیں یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ تیزیوں کو

چھوڑ کر سکون کی طرف آئیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کریں تا کہ دلوں کو اطمینان نصیب ہو۔

شکل نمبر 4: واقعات میں تیزی کا رُجحان

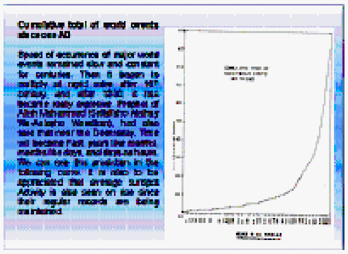

5.15 مومنین کے لئے مشکلات

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی ان کے وبال سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے۔

اول: وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا پھر اس کی خاطر دل ،زبان اورھاتھ(تینوں) سے جھاد کیا یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا۔

دوم: وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پھچاناپھر (زبان سے) اس کی تصدیق کی(یعنی برملا اعلان کیا)۔

سوم: وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا کسی کو عمل خیر کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا پس یہ شخص اپنی محبتاور عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجودبھی نجات کا مستحق ہوگا۔"(مشکوۃ ص ٤٣٨)

(افسوس کہ ایسا شروع ہوچکا ہے مسلم ممالک میں ارباب اختیار کی جانب سے روشن خیالی کے نام پر سیکولر اقدار کی حوصلہ افزائی اور اسلامی اقدار کی خلاف ورزی ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کی یہ نشانی بھی پوری ہونے کو ہے۔کاش کہ لوگ سمجھیں۔اگر اول درجہ میں نہیں آسکتے تو دوم اور سوم درجہ کی تو کوشش کریں)۔

5.16 نئے عقیدے اور نئی حدیثیں رائج ہوں گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"آخری زمانہ میں بڑے بڑے مکار اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمھیں وہ باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے اور نہ تمھارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی تم ان سے بچنا اور انھیں اپنے سے بچانا وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں"۔(مسلم)

(آج کل بڑھتی ہوئی مذہبی فرقہ بندی، جھوٹے نبیوں اور بے دین دانشوروں کی بھرمار اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی نشانی ہے۔اِن کے رَد اور انکار ہی میں حیات ہے ورنہ یہ تباہ شدہ لوگ تمھیں بھی اپنے ساتھ تباہ کردیں گے)۔

5.17 دنیا کی مذہبی اور اخلاقی حالت

I۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی آمد سے پہلے مندرجہ ذیل واقعات کی نشاندہی فرمائی: (حوالہ مدخل ابن الحج) پڑھتے وقت موجودہ حالات سے موازنہ کرتے جائیں تو حقیقت صاف نظر آئے گی۔

1۔ **"نمازوں کی ادائیگی کے سلسلے میں غفلت برتی جائے گی"**
(موجودہ مسلمانوں کی حالت دیکھ لیں)۔

2۔ **"جنسی خواھشات میں بے راہ روی عام ہوگی"**
(یہ بیماری پہلے مغربی ممالک میں پھیلی اب مشرق میں بھی عام ہوتی جارہی ہے)۔

3۔ **"ظالم اور جفا جُولوگ قوموں کے راھنما بن جائینگے"**
(دنیا کے اکثر ممالک کا حال دیکھ لیں)۔

4۔ **"حق اور باطل میں فرق کرنا ناممکن ہوجائے گا"**
(کہ باطل حق کا لبادہ اوڑھے گا جس طرح آج کل ہو رہا ہے)۔

5۔ **"جھوٹ بولنا عام ہو جائے گا"**
(اسی کا نام آج کل سیاست اور ڈپلومیسی ہے)۔

6۔ **"زکوٰۃ کی ادائیگی کو ایک بوجھ سمجھا جائے گا"**
(مسلمانوں کے حالات سامنے ہیں)۔

7۔ **" دنیا میں مومنین کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے گا اور ایمان والے اپنے ارد گرد کے حالات اور برائیاں دیکھ کر کڑھیں گے اور انکے دل پسیجتے ہونگے لیکن وہ اس قدر مجبور ہوں گے کہ کچھ نہ کر سکیں گے"**
(اکیسویں صدی کے آغاز میں جو حالات ہو چکے ہیں کہ مومنین کئی طرح کے ظلم کا شکار ہیں)۔

8۔ "بارش کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ یہ موسم یا ضروریات کے مطابق نہ برسے گی"

(پچھلے کچھ سالوں سے یہ دنیا بھر میں عام ہو رہا ہے)۔

9۔ "مرد اپنی جنسی خواہشات مردوں کے ساتھ پوری کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ "

(امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں اس بات کو قانونی تحفظ دیا گیا ہے)۔

10۔ "عورتیں مردوں پر سبقت لے جائیں گی"۔

دفتروں اور سیاست میں بھی عورتیں بڑی تیزی سے آگے آ رہی ہیں۔ تقریباً تمام ملکوں میں یہ ہوتا نظر آ رہا ہے کالجوں میں لڑکیاں لڑکوں پر سبقت لے جا چکی ہیں۔

11۔ "اولاد ماں باپ کا کہا نہ مانے گی"

(آجکل یہ عام سی بات ہے)۔

12۔ "گناہوں کو کوئی اہمیت نہ دی جائے گی"

(آج کل یہ عام سی بات ہوگئی ہے ہر ملک میں نیکی اور گناہ کا تصور کمزور پڑتا جا رہا ہے، دنیا سیکولر ہو رہی ہے)۔

13۔ "دوست دوست کے ساتھ بری طرح پیش آئے گا"

(آج کل یہ عام سی بات ہے)۔

14۔ "مسجدوں کو باہر سے خوب سجایا جائیگا، نمازی مسجدوں میں جائیں گے ضرور لیکن ان کے دل منافقت اورایک دوسرے کے ساتھ دشمنی سے بھرے ہونگے"

(آج کل کے حالات دیکھئیں مسجدوں کی زیبائش تو بہت ہے لیکن عبادات میں خشوع و خضوع ختم ہے)۔

15۔ "قرآن پاک سنہری حروف میں لکھے جائیں گے لیکن اس کو پڑھنے کی طرف توجہ نہ دی جائے گی۔ لوگ قرآن پاک کو سروں میں پڑھیں گے لیکن عمل نہیں کریں گے "

(حالات کا موزانہ کرئیں قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کا رواج دن بدن کم ہوتا جارہا ہے)۔

16۔ "سود خوری قابو سے باہر ہو جائے گی اور معاشرہ پر چھا جائے گی"

(آج کوئی اس سے محفوظ نہیں بنکوں کے نظام کی وجہ سے نا چاہتے ہوئے بھی کوئی شخص سود سے بچ نہیں سکتا ہے)۔

17۔ "انسانی خون کی کوئی وقعت نہ رہ جائے گی، یعنی عام قتل ہونگے"

(طاقتور ملکوں اور معاشرہ کے غنڈے بدمعاشوں کی دہشت گردی سے انسان کا خون نہایت ارزاں ہو کر رہ گیا ہے پچھلے دس پندرہ سالوں میں ناحق خون خرابہ بہت بڑھ گیا ہے)۔

18۔ "ایمان و یقین والوں کا کوئی ساتھ دینے والا نہ ہوگا"

(آج سب سے کمزور اچھے مسلمان ہیں)۔

19۔ "گانے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا "

(50 سال میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے ٹیلی ویژن، ویڈیو، فلمی صنعت نے حد کر دی ہے اور گانے والی عورتیں بڑی عزت سے دیکھی جاتی ہیں)۔

20۔ "امیر لوگوں کے لئے حج تفریح بن جائے گا"

(آج کل یہ ایک عادت بن گئی ہے)۔

21۔ "اوسط آمدن والے لوگ حج تجارت کی غرض سے کرینگے اور غریب لوگ خیرات مانگنے کے لئے "(ایسا ھونا بھی شروع ھوگیا ھے)۔

II۔ حضرت ابوہریرہؓ اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب قیامت کے زمانہ کے مندرجہ ذیل واقعات کی پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ فرمایا: (حوالہ ترمذی، المشکواۃ۔ باب المصائب وفتن)

1۔ "مال غنیمت(بانٹنے کی بجائے) مرضی کے مطابق لیا جائے گا"۔

2۔ "جو مال کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھا جائے گا اس میں لوٹ کھسوٹ کی جائے گی"۔

3۔ "زکوٰۃ کی ادائیگی کو اپنے اوپر ایك جرمانه سمجھاجائے گا"۔

4۔ "علم وفضل اسلام سیکھنے کی بجائے مالی ضرورتوں کے لئے حاصل کیا جائے گا"
(آجکل کے حالات سے موازنہ فرمائیں)۔

5۔ "مرد اپنی عورت کی تابعداری کریگا اور والدہ کی کوئی پرواہ نہ کریگا"
(آجکل کیا یہ ہورہا ہے کہ نہیں؟ والدین سے تعلق مغرب میں تو ختم ہو چکا ہے اور اب مشرق میں بھی یہ وبا تیزی سے پھیل رہی ہے)۔

6۔ "آخر کار وہ گھڑی (ساعت) اچانك آجائے گی اور اتنی اچانك کہ دو آدمی خریدوفروخت کے لئے اپنے سامان

کپڑے کا تھان پھیلائیں گے گے تو نہ قیمت کا فیصلہ ہوسکے گا اور نہ تھان کو واپس لپیٹنے کا وقت ملے گا"۔

7۔ "مرد اپنے دوست کو اپنے نزدیك لے آئے گا اور اپنے والد کو اپنے سے دور کریگا"
(کیا ایسا ہی تو نہیں ہو رہا؟)

8۔ "مسجد میں لوگوں کے جھگڑنے کی آوازیں بلند ہونگی"
(اکثر ایسا ہی ہوتا ہے)۔

9۔ "کسی قبیلے یا معاشرے کا سب سے شرپسند آدمی ان کا رہبر بن جائے گا"
(اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے)۔

10۔ "نکمے ترین آدمی اپنی قوم کے لیڈر بن جائیں گے"
(اکثر یہی ہو رہا ہے)۔

11۔ "ایك آدمی کی عزت اس لئے کی جائے گی کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں"
(اکثر آج کل ایسا ہی ہے)۔

12۔ "معاشرے کے نچلے طبقے والے نکھٹو لوگ معاشرے کے اچھے لوگوں کو برا بھلا کہیں گے"۔

13۔ "گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کے اوزار عام ہو جائیں گے"
(موجودہ زمانہ کی تعبیر ہے)۔

14۔ "شراب کا استعمال کثرت سے ہوگا"
(پچھلے پچاس سالوں سے بہت بڑھ گیا ہے)۔

5.18 لمحہ فکریہ

قیامت سے پہلے کی یہ خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان حالات کا تصور بھی مشکل تھا مگر آج ہم اپنی آنکھوں سے ان سب کا مشاہدہ کر رہے ہیں، کوئی علامت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی اور کوئی آخری مراحل سے گزر رہی ہے جب یہ سب علامات اپنی انتہاء کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دے۔

باب 6

علاماتِ کُبریٰ (قیامت کے بہت قریبی زمانہ کے واقعات)

قُربِ قیامت کے حالات وواقعات پر سرورِکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئیوں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اگر آپ ان کا بغور تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ تقریباً 80 فیصد سے زیادہ یہ نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دنیا قیامت کے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ جس کی پہلی نشانی امن وامان کی بربادی ہے ہر جگہ حکومتی مظالم، دہشت گردی، ناحق قتل اور خوف وہراس کی فضاء ہے۔ اب حالات کبھی بھی قابو میں آنے کے نہیں بلکہ بد سے بدتر ہوتے جائیں گے۔ (الا ماشاءاللہ) اِن کے بعد قیامت کے متعلق بڑے بڑے واقعات کا دور ہے۔ ان میں سے پہلا بڑا واقعہ ایک تباہ کن عالمی جنگ ہے جو سر پر نظر آتی ہے۔ اس سے دنیا بھر میں بہت بربادی ہوگی۔ اسکے علاوہ قدرتی آفات کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ اب پورا ہونے کو معلوم ہوتی ہے۔ پچھلی ایک صدی سے آنے والے زلزلوں اور قدرتی تباہیوں کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً 30 سالوں میں ان میں بڑی شدت پیدا ہو گئی ہے۔ یوں نظر آتا ہے کہ اگلی چند دہائیوں میں شہاب ثاقب کے گرنے کے واقعات بھی شروع ہو جائیں گے۔ ان سب کے نتیجہ میں دنیا کا موجود نظام بہت جلد تہس نہس ہو جائے گا، جو لوگ بچ جائیں گے ان کے لئے یہ سائنسی صنعتی ترقی قصہ پارینہ بن جائے گی۔ اور انسان دوبارہ زرعی معاشرہ کے طور پر زمین پر آباد ہوگا۔ اس کے بعد قیامت کی وہ نشانیاں جنہیں علاماتِ کبریٰ کہا گیا ظاہر ہوں گی۔ ان میں ظہورِ مہدی، خروجِ دجال، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام، یاجوج ماجوج، آفتاب کا مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ شامل ہیں جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہو چکیں گی تو کسی وقت بھی زمین کی آخری قیامت آجائے گی۔ اب ہم علاماتِ کبریٰ میں سے کچھ کی تفصیلات بیان کریں گے۔

6.1 دجال (Devil King)

احادیث کی مختلف کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ دجال ایک انتہائی ظالم اور بدکار حکمران ہوگا اور ہر جگہ وہ حق و سچ کی مخالفت کرے گا۔ اس کے پاس بے بہا ٹیکنالوجی کی قوت اور مافوق الفطرت طاقتیں ہونگی اور اپنے اقتدار کا بدترین استعمال کرے گا۔ اسکے پاس شرق سے مغرب تک (یعنی دنیا کے گرد) سفر کے لئے ایسی سواری ہوگی کہ وہ ایک دن یا اس سے بھی کم عرصہ میں یہ سفر طے کرے گا۔ وہ اسی دنیا میں مصنوعی جنت اور جہنم بنائے گا۔ جو لوگ اس کی فرمانبرداری کریں گے انکو جنت میں رکھے گا اور جو لوگ اس کی مخالفت کریں گے انکی زندگی جہنم بنا دے گا۔ یا انہیں عملاً آگ کے بہت بڑے الاؤ میں ڈال دے گا۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہوگا وہ ہر جگہ سچے مومنوں کو قتل کرے گا اور اپنے خدا ہونے کے ثبوت میں وہ مردوں کو زندہ کر کے دکھائے گا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"جن مُردوں کو وہ زندہ کرے گا وہ اصل نہیں ہوں گے بلکہ اُنکی نقل ہوں گے۔"

دجال کے حالات کے متعلق شاہ رفیع الدین اپنی کتاب "قیامت نامہ" طبع 1894 عیسوی اپنے زمانہ کی تمثیلی زبان میں لکھتے ہیں:۔

"دجال یہودیوں کی قوم کا ایک شخص ہے اور لوگوں میں اُس کا خطاب مسیح ہوگا اور اُس کی داہنی آنکھ اندھی اور انگور کی طرح لٹکی ہوئی ہوگی اور اُس کے سر کے بال گھونگریالے ہوں گے اور اُس کی سواری میں بہت ہی بڑا گدھا ہوگا پہلے پہل شام اور عراق کے مابین اُس کا ظہور ہوگا وہاں نبوت کا دعویٰ کرے گا اُس کے بعد اصفہان آئے گا اور اصفہان کے 70 ہزار یہودی اُس کے تابع اور اس کے ساتھ ہوں گے تب خدائی شروع کرے گا

اور ہر جگہ فتنہ وفساد برپا کرتا پھرے گا اور ساری سرزمین پر گشت کرے گا اور لوگوں کو اپنی خدائی کے اقرار کرنے کے لئے بلائے گا اور بندوں کے امتحان کے لئے بڑے بڑے عجائبات اللہ تعالٰی کے حکم سے اُس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں گے باوجود اس کے اُس کی پیشانی پر **ک ا ف ر** لکھا ہوگا۔ جس کو ہر مسلمان پڑھا بے پڑھا پڑھ لے گا اور جو لوگ ایماندار نہ ہونگے اُس کو پڑھ نہ سکیں گے اور اس کے ساتھ بہت ہی بڑی آگ ہوگی اُس کا نام دوزخ ہوگا اور بہت ہی بڑا باغ اُس کا نام بہشت ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو آگ میں جھونکے گا اور اپنے دوستوں کو بہشت میں ڈالے گا لیکن درحقیقت اُس کی آگ میں سرد ہوا اور باغ کی خاصیت جلتی ہوئی آگ کی ہوگی اور اُس کے ساتھ روٹیوں کا انبار اور پانی کی سبیل ہوگی جس کو چاہے گا دے گا نہ چاہے گا نہ دے گا۔ جب لوگوں کے پاس جائے گا اگر اُس کی خدائی کا اقرار کریں گے تو بادل سے کہیگا کہ برس جا اور بادل برس جائیگا اور زمین سے کہے گا کہ اناج پیدا کر اور زمین اناج پیدا کرے گی اور درختوں سے کہیگا کہ پھل لاؤ اور درخت پھل لائیں گے اور جانوروں سے کہیگا کہ موٹے تازے ہو جاؤ اور جانور موٹے تازے بن جائیں گے اور دودھ دینے لگیں گے۔ اگر لوگ اُس کا کہنا نہ مانیں گے تو پیداوار کو بند کردیگا، میوے اور دودھ سے محروم رکھے گا اور جانور دُبلے ہو جائیں گے۔ اُس کے ظاہر ہونے کے دو برس پہلے ہی سے کال (قحط) پڑے گا اور وہ تیسرے سال نکلے گا اور اُس سال خشک سالی ہوگی اور زمین کے خزانوں کو کہیگا کہ نکل آؤ تو وہ آپ ہی آپ زمین کے نیچے سے نکل کر اُس کے ساتھ ساتھ پھرینگے اور بعض آدمیوں سے کہے گا کہ میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کر دیتا ہوں تا کہ وہ تمہیں میری خدائی کی گواہی دیں تب شیاطین سے کہیگا کہ دوسرے جسموں کے ساتھ زمین پر ظاہر ہو کر مُردوں کی شکل بنا کر نکلیں۔ یوں ہی مسلمانوں کو بھی ہر قسم کی تکلیف پہنچائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مسلمانوں کو تسبیح اور تہلیل یعنی **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ** اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ** روحانی طاقت کے علاوہ جسمانی طاقت حتیٰ کہ کھانے پینے کی قوت بخشے گی اور بھوک پیاس کی تکلیف کو دور کر دے گی۔ اسی طرح وہ بہت سے ملکوں میں مارا مارا پھرے گا یہاں تک کہ یمن کی سرحد میں پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے مرتدوں کو اپنے ہمراہ لے گا حتیٰ کہ مکہ معظمہ کے باہر اتر پڑے گا اور فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے مکے کے اندر جانے نہ پائے گا اور وہاں سے مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا۔ ان دنوں مدینہ منورہ میں سات دروازے (راستے) ہوں گے اللہ تعالیٰ ہر دروازے پر دو دو فرشتے مقرر کرے گا جو ننگی تلوار لے کر کھڑے رہیں گے اور دجال کی فوج کو یا دجال کے شور و شر اور دبدبے کو شہر کے اندر جانے نہ دینگے اور اُس وقت مدینے میں تین مرتبہ ایسا زلزلہ آئے گا کہ جس شخص کے دل اور اعتقاد میں فتور ہو گا زلزلے کے ڈر سے شہر سے باہر نکل جائے گا اور دجال کی پھنچ میں گرفتار ہو کر اُسی کے لوگوں میں داخل ہو جائے گا۔ اس وقت مدینہ منورہ میں ایک نوجوان ایسے بھی ہوں گے جو دجال سے سوال و جواب کرنے کے لئے باہر آئیں گے۔ وہ جب اُس کے لشکر کے پاس پہنچ جائیں گے تو پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے؟ اُس کے ایمان افروز لب و لہجے اور دلیرانہ سوال کو لوگ بے ادبی سمجھ کر چاہیں گے کہ ان کو مار ڈالیں۔ لشکر کے چند لوگ منع کریں گے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارے تمہارے پروردگار یعنی دجال نے اس بات سے منع کیا ہے کہ میرے بے حکم کسی کو مار نہ ڈالنا۔ تب وہ لوگ دجال کے پاس جا کر کہیں گے کہ ایک بے ادب شخص آپ کے پاس آنا چاہتا ہے۔ دجال ان کو اپنے پاس بلوائے گا جب وہ اُس کی شکل دیکھیں گے تو کہیں گے کہ میں نے تجھے پہچان لیا کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم لوگوں کو

تیرے ہی احوال کی خبر دی ہے، تیری ہی گمراہی اور دغابازی کا احوال بیان کیا ہے تو تو وہی دجال ملعون ہے۔ دجال غصے میں آئے گا اور کہیگا کہ آرا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ کر چلاؤ، یہاں تک کہ لوگ انہیں آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالیں گے اور وہ خود دونوں ٹکڑوں کے پاس جا کر کھڑا ہوگا پھر اپنے امیروں کی طرف متوجہ ہوگا اور کہیگا کہ اگر میں اس مردے کو زندہ کر دوں تو تم کو میری خدائی کا پورا پورا یقین نہ ہو جائے گا اور تمہارا شک وشبہ دور نہ ہو جائے گا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم لوگوں کو اب بھی شبہ نہیں ہے اور اگر یہ ہوگا تو ہم لوگوں کا ایمان اور بھی تر وتازہ ہو جائے گا۔ تب وہ دونوں ٹکڑوں کو جوڑ کر کہیگا کہ زندہ ہو جا۔ تب وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہو جائیں گے اور فرمائیں گے کہ اب تو مجھے پورا پورا یقین ہو گیا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرا ہی احوال بیان کیا تھا کہ تو ہی دجال ملعون ہے۔ دجال پھر غصے میں کہیگا کہ اسے زمین پر پچھاڑو اور ذبح کرو اُس کے لوگ حلق پر چھری چلائیں گے لیکن کوئی ایذا پہنچا نہ سکیں گے۔ تب دجال شرمندہ ہو کر اپنی اُسی دوزخ میں جس کا احوال اوپر لکھا گیا ہے پھینک دیگا اور اللہ تعالیٰ اُس آگ کو سرد اور مرغوب طبع بنا دیگا۔ اُس کے بعد دجال کسی مردے کو زندہ نہ کر سکے گا"۔

6.2 حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور

"جب دجال کا بہت زور ہو جائے گا تو اس وقت اسے اور اسکے کفر کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے ایک شخص کو کھڑا کریگا جس کا نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر احمد ہوگا، باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ اس کا ظہور خانہ کعبہ میں حج کے موقع پر ہوگا۔ یہ وہی شخص ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی آخری نشانیوں میں ایک نشانی کے طور پر دی ہے۔ لوگ جوق درجوق اس

کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ چونکہ وہ مسلمانوں کی بکھری ہوئی جمعیت کو اکٹھا کر کے ان کی دجال کے خلاف رہنمائی کریں گے اسلئے لوگ ان کو امام مہدی علیہ السلام کہیں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کی شان میں متواتر احادیث صحیحین میں موجود ہیں۔ اسلئے ان کا ظہور ایک لازمی امر ہے۔ وہ لوگ جو ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے کفر کے خلاف لڑیں گے بہت درجات کے حامل ہوں گے۔ ان کی شہادت باکمال اور زندگی بے مثال غازی کی مانند ہوگی۔ پھر امام مہدی علیہ السلام دجال کا مقابلہ کریں گے اور خود اپنے ہاتھوں اس کا اور اس کے شر کا قلع قمع کریں گے۔ ابھی اسلام اور کفر کی یہ جنگ جاری ہوگی کہ دمشق کی کسی مسجد کے مینار پر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ ان کے دور کے بارے میں متعدد احادیث مبارکہ ہیں۔ اس لئے ان کا آنا لازمی امر ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی فوج کی کمان ان کو دینا چاہیں گے لیکن وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی کی حیثیت سے امام مہدی علیہ السلام کی ہی قیادت میں دجال کا مقابلہ کریں گے۔ عیسائیوں کو اسلام پر دعوت دیں گے اور بتائیں گے کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں لیکن وہ انکار کریں گے اور اپنے جھوٹے عقیدہ پر اصرار کریں گے۔ ان کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ دیں گے اور سود کو حرام قرار دیں گے لیکن عیسائیوں کی اکثریت ان پر ایمان نہیں لائے گی"۔

بہر حال دجال اور اسکے معاونین (Allies) کی شکست کے بعد دنیا پر اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد چالیس سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا کو اسلام کی برکات سے بھر دیں گے۔ اسکے بعد وہ وفات پائیں گے۔ دجال امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے اس کے بعد دابتہ الارض ظاہر ہوں گے۔

6.3 دابۃ الارض

"دابۃ الارض انتہائی قرب قیامت کی نشانی ہے۔ یہ عجیب وغریب قسم کی مخلوق ہوگی۔ جسم جانوروں کا سا ہوگا لیکن باتیں آدمیوں کی طرح کرے گی۔ قیامت کے قریبی دور میں ظاہر ہوگی اور بہت تیزی سے پھیل جائے گی"۔

(ہوسکتا ہے کہ یہ سب کچھ شاید انجینئرنگ اور حیاتیات کی ملی جلی کوشش کا نتیجہ ہو، آج کل جینٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) میں تحقیق کے سلسلے میں جو تجربات ہورہے ہیں ممکن ہے کہ یہ سائنسی تجربات کسی وقت دابۃ الارض کی پیدائش کا باعث بن جائیں۔ (واللہ اعلم)

6.4 شدید زلزلے

"قرب قیامت کی ایک بڑی نشانی بہت ہی شدید قسم کے متواتر زلزلے ہیں۔ یہ زلزلے زمین کو ہلا کر رکھ دیں گے ان سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے زمین پر اونچ نیچ ختم ہوتی جائیں گی جن کی وجہ سے بعض جگہ پر زمین بیٹھ جائیگی اور یہ قطعات زیرآب چلے جائیں گے۔ پہلے ایشیا مشرق میں ہوگا پھر مغرب میں اور پھر سرزمین عرب کا کافی حصہ غرق ہو جائے گا"۔

(جیسے آپ شکل نمبر میں دیکھ چکے ہیں۔ پچھلے پچاس سالوں سے زلزلوں کے واقعات مسلسل بڑھ رہے ہیں)۔

6.5 فضائی آلودگی

"آخری دور میں آسمانی فضائیں دھوئیں سے بھر جائیں گی۔ تمام کرہ ارض ایک بلائے ناگہانی سے دوچار ہوجائے گی سرخ آندھی کے طوفان آئیں گے جو پورا پورا سال

چلتے رہیں گے آخر کار انکی وجہ سے تمام زندہ مخلوق کرہ ارض کی سطح پر معدوم ہو جائنگی۔(آسمانی فضاؤں کا دھوئیں سے بھر جانا موجودہ زمانہ میں فضائی آلودگی (Pollution) کی ایک مثال ہے۔ مستقبل میں فضائی آلودگی بڑھنے کے امکانات شدید تر ہیں۔یہ فضائی آلودگی شہاب ثاقب گرنے اور آتش فشاؤں کے پھٹنے سے بھی ہوگی)۔

6.6 شہاب ثاقب کی بھر مار

"آخری زمانوں میں زمین پر شہاب ثاقب کی بوچھاڑ ہوگی۔یہ ایک طرح سے پتھروں کی بارش ہوگی"۔

(شہاب ثاقب کی بارش تاریخ میں کئی مرتبہ ہو چکی ہے اور ہمیشہ اپنے ساتھ بڑی تباہی لاتی رہی ہے)

6.7 سورج کا مغرب سے طلوع

"پھر ایک ایسا واقعہ ہوگا کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اس وقت قیامت کی آمد میں زیادہ دیر نہیں ہوگی۔یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ظہور پزیر ہوگا کہ آدمی کو وہ لقمہ منہ میں ڈالنے کا موقع نہ ملے گا جو اسکے ہاتھ میں ہوگا"۔

(یہ کسی بہت بڑے شہاب کے زمین سے ٹکرانے پر ممکن ہے)۔

6.8 صور قیامت اور قیامت کا ظہور

آخر میں جب اللہ تعالٰی چاہے گا تو قیامت وارد ہو جائے گی۔مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اپنی کتاب "قیامت نامہ" تحریر 1894 عیسوی ترجمہ محمد ابراہیم دانا پوری لکھتے ہیں:۔

"یکا یک جمعہ کے دن جس دن عاشوراء بھی ہوگا صبح کی روشنی کے بعد لوگ اُٹھیں گے (مدینہ منورہ کے وقت کے مطابق) اور ہر شخص اپنے اپنے کام میں مشغول ہوگا کوئی تو سودا سلف میں کوئی جانوروں کے جمع کرنے میں کوئی مویشیوں کی صفائی کرنے میں اور کوئی کھانا پکانے کے سامان موجود کرنے میں اسی طرح ہر شخص ہر کام میں مستعد ہوگا کہ یکا یک لوگوں کو ایک لانبی باریک آواز سنائی دے گی یہی صور کی آواز ہے اور ہر جگہ کے لوگ اس آواز کے سُن لینے میں یکساں ہوں گے اور سب گھبرائیں گے کہ یہ آواز کیسی ہے اور کہاں سے آتی ہے۔ تب وہ آواز تیز ہوتی جائے گی یہاں تک کہ بادل کے گرجنے اور بجلی کے کڑکنے کی سی آواز ہوجائے گی تب لوگوں کو بڑی گھبراہٹ اور بیقراری ہوگی جب زیادہ تیزی ظاہر ہوگی تو لوگ خوف سے مرنے لگیں گے اور زمین میں زلزلہ پڑ جائے گا اور لوگ گھروں سے جنگل میں نکل آئیں گے اور جنگلی جانور گھبرا کر آدمیوں کے پاس چلے آئیں گے اور زمین جگہ جگہ سے پھٹ جائے گی اور سمندر کا پانی اُبل آئے گا اور کنارے ٹوٹ جانے سے ہر طرف پانی پھیل پڑے گا اور اُس کا پانی سوکھ جائے گا اور بڑے بڑے مضبوط پہاڑ گری کی شدت سے شق ہوجائیں گے اور ہوا کی تیزی سے ریت کی طرح اپنی اپنی جگہ سے اُڑینگے دُھول، اور ابر ہوا کی طرح آسمان اور زمین کے بیچ میں ہر طرف دوڑے پھریں گے اور سارا جہان اندھیر ہوجائے گا اور وہ آواز لحظہ بہ لحظہ تیز ہوتی جائے گی یہاں تک کہ اس تیز اور دہشت ناک آواز سے آسمان پھٹ جائیں گے اور ستارے گر پڑیں گے اور پاش پاش ہوجائیں گے اور اس واقعہ کی ابتداہی میں لوگ موت کی بلا میں گرفتار ہوں گے اور آگے پیچھے مرنا شروع ہوں گے۔ تب ملک الموت ابلیس کی جان نکالنے کو مستعد ہوں گے اور یہ ملعون بھاگا بھاگا پھرے گا فرشتے آگ کے گرز سے مار مار کر اُس کو پچھاڑیں گے اور جان نکال لیں گے اور جتنے صدمے اور تکلیف ہر ہر بنی آدم پر

گزری ہے اس اکیلے پر اُتنی تکلیف بیتے گی اور نفخ صور کے ختم ہونے کے بعد جس کا ایک سُر لگاتار چھ مہینے تک دراز ہوگا جس سے نہ آسمان رہیں گے نہ زمین نہ ستارے نہ پہاڑ نہ دریا اور نہ کوئی چیز سب کے سب نیست و نابود ہو جائیں گے اور فرشتے بھی مر جائیں گے۔ الغرض سارا کھیل ختم ہو جانے کے بعد جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اللہ جل شانہٗ فرمائے گا کہ آج روئے زمین کے بادشاہ کہاں ہیں سلطنت کے دعوی کرنے والے کدھر گئے بتلائیں کہ آج کس کی سلطنت ہے پھر آپ ہی جواب دے گا کہ آج اُس خدا کی بادشاہت ہے جو بے مثل اور قہار ہے پھر مدتوں اُسی کی ذات کا ظہور رہے گا۔ ایک طویل عرصہ کے بعد جس کی مدت اُس کے سوا کوئی شخص نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پھر کائنات کو پیدا فرمائے گا اور جزا و سزا کو قائم فرمائے گا"۔

6.9 یااولی الالباب

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ 1400 سال پہلے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حالات قیامت کے قریبی زمانوں کے بتائے تھے وہ ایک ایک کر کے اِن چودہ صدیوں میں انسان کے سامنے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو باقی ہیں وہ بھی ظاہر ہو کر رہیں گے۔ اس لئے اب کوئی شک نہیں کہ "قیامت سر پہ ہے"۔

یہ چند سو سال ادھر یا ادھر (یعنی پہلے یا بعد) کی بات نہیں فرد کی قیامت تو اس کی موت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اہم ترین سبق یہ ہے کہ لوگ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں تا کہ آخرت کے عذاب سے بچ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے وقت شرمسار نہ ہوں۔ ہم آنے والے واقعات کو تبدیل نہیں کر سکتے لیکن یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھلے موقع عطا کئے

ہیں کہ ہم اپنے آپ کو تبدیل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" **اِنَّـمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات**"" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

تو آیئے! کم از کم ہم اپنی نیتوں کو ارادوں کو تو سیدھے راستے (صراطِ مستقیم) پر رکھیں۔ یہی وقت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ O كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَO

"اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے O اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت اہم اور ناپسند ہے کہ وہ بات کہو جو نہ کرو O

(سورۃ الصّف، آیات 2-3)

6.10 ابھی علاج ممکن ہے

قرآنِ کریم کی سورۃ الروم، آیت 41 میں اقوامِ عالم کے لئے بڑی قیمتی نصیحت ہے فرمایا:۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ O

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا لوگوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے۔ تاکہ (اللہ تعالیٰ) انہیں مزا چکھائے ان کے بداعمال کا، شاید کہ وہ بُرائی سے باز آ جائیں"۔

سورۃ الانفال میں آیت 25 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً۔
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

"اور بچو اس فتنے سے جس کی سزا صرف اِن لوگوں تک محدود نہ رہے
گی۔جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا (بلکہ سب کو لپیٹ میں لے لیگا)
یاد رکھو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے"۔

سوچیے۔کیا آج دُنیا پر خصوصاً مسلم ممالک خشکی اور تری فساد سے محفوظ ہے؟۔روز افزوں بدامنی، بے اطمینانی، بے یقینی اور دہشت گردی کی فضاء، آپس میں جنگ وجدل، بے وجہ اندھا قتل، اچانک اموات، بڑھتی ہوئی قدرتی آفات، کس فتنے کی آواز ہیں؟ میرے محترم بھائیو اور بہنو! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل اور تنبیہ کا وقت ہے تا کہ ہم گناہوں سے باز آجائیں۔یہ ہمارے مہربان رب کی طرف سے بندوں کو سدھرنے کا موقع ہے۔وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔یہ سب ہمارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے لیکن مایوس نہ ہوں۔ابھی علاج ممکن ہے اور یہ مجموعی توبہ، انفرادی طور پر بُرائی سے بچنے اور نیکی میں رغبت سے ہے۔ہم سب کی بقاء اور بہتری اسی میں ہے کہ اس ڈھیل کی مہلت ختم ہونے سے پہلے معافی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پکارا جائے۔اس کے لئے مندرجہ ذیل اقدام ضروری ہیں:۔

1۔ چھوٹے بڑے، امیر غریب، حکمران محکوم سبھی اپنے گھروں سے مجموعی توبہ کی نیت سے نکلیں۔مساجد اور کھلے میدانوں میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اعتراف کریں۔

2۔ اپنے اپنے گھروں میں درود وسلام کے بعد آیت کریمہ یعنی "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" کا روزانہ ذکر کریں۔

3۔ انفرادی طور پر بُرائی کی مخالفت کریں، اگر روک سکتے ہیں تو روکیں، ورنہ دل میں ہی کراہت کا اظہار کریں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ وہ غفورالرّحیم رب ہماری آہ وزاری کو قبول فرما کر دوبارہ ہم پر اپنی رحمت کے دریا بہا دے گا۔ انشاءاللہ، دلوں کو سکون حاصل ہوگا، خوشحالی قدم چومے گی، عزت، طاقت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت شاملِ حال ہوگی۔

یاد رکھو، جو قومیں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتی ہیں وہ انہیں جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔

(استغفراللہ)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سورۃ البقرہ آیت286

بُرائی سے بچو، نیکی کرو وقت تھوڑا ہے!